﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۱۶؍اگست ۲۰۰۲ء | ۷؍جمادی الثانی ۱۴۲۳ہجری قمری ۱۶؍ظہور ۱۳۸۱ہجری شمسی | شمارہ ۳۳

وہ تو نور ہے

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ:

کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟

آپ نے فرمایا وہ تو نور ہے مَیں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب قوله انی اراه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے۔

خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرے۔

اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو۔

(خوشگوار ازدواجی زندگی اور گھروں کو جنت نظیر بنانے کے لئے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اہم نصائح)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۷جولائی ۲۰۰۲ء کو امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله– أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَمِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَجَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ۔ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ۔﴾(سورۃ الروم: آیت نمبر ۲۲)

اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

شادی کے بعد میاں بیوی کے آپس کے معاملات جس طرح اللہ اور اُس کے رسولؐ کی نظر میں ہونے چاہئیں۔ یہ وہ موضوع ہے جس کو مَیں نے آج کی اس تقریر کے لئے چنا ہے تاکہ آپ کو یہ بتاؤں کہ وہ کونسی پاکیزہ نصائح ہیں جن کو اختیار کر کے آپ خوشگوار زندگیاں گزار سکتے ہیں اور جن باتوں پر عمل کرنے سے آپ کے گھر جنت نظیر بن سکتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرے۔ (ترمذی۔ کتاب النکاح۔ باب حق المرأة على زوجها)

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء کا افتتاح فرمایا

اللہ تعالیٰ ہر حال میں اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے

خدا کا دین غالب ہو کر رہے گا اور اسی کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہوگا

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶؍جولائی ۲۰۰۲ء

(لندن ۲۶؍جولائی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ سے قبل اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ میں جلسہ گاہ کے قریب لوائے احمدیت لہرا کر جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا اور پھر خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں اس خطبہ کا گیارہ زبانوں میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی صفت النور پر جاری مضمون کو مزید آگے بڑھایا اور اس صفت کی تشریح آیت قرآنی، احادیث نبویہ، سابقہ مفسرین کے اقوال اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں فرمائی۔ خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ الصّف کی آیت نمبر ۹ کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے: وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ جب امام قائم ظہور پذیر ہوں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲؍اگست ۲۰۰۲ء

(لندن ۲؍اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے تعلق میں قرآنی آیت اور احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مضمون کو آگے بڑھایا۔ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الزمر کی آیت ۷۰ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد احادیث کا ذکر فرمایا۔ پھر علامہ قرطبی نے اس آیت کی جو تفسیر کی ہے اس کے حوالہ سے بتایا کہ اَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا سے مراد علامہ ضحاک کے نزدیک یہ ہے کہ زمین اپنے رب کے حکم سے روشن ہو گئی۔ ظلم اندھیرے ہیں اور عدل نور ہے۔ علامہ رازی کہتے ہیں کہ اس آیت میں نور سے مراد عدل ہے۔ اس آیت میں گواہوں کا پیش کرنا عدل کے اظہار کے لئے ہی ہے۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک یہاں شمس و قمر کا نور مراد نہیں بلکہ روحانی نور مراد ہے۔ تفسیر الصافی میں ہے

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب مستورات از صفحہ نمبر ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بُغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اُسے اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہو سکتی ہے۔

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیة بالنسآء)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں میں سے سب سے اچھی عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو خوش کرتی ہے جب وہ اس کو دیکھتا ہے۔ اور اس کا کہنا مانتی ہے جب وہ کوئی حکم دیتا ہے۔ اور اپنی مال و جان میں اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جس سے خاوند کو کراہت ہو“۔

کوئی عورت یہ نہ سمجھے کہ ایسی فرمانبرداری تو ظلم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ”عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیونکہ مرد پر بھی اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھادیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبرگیری کرو۔ اس کا تمام کپڑا، کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں“۔ (ملفوظات۔ جلد۸۔ صفحہ ۴۲۱ تا ۴۲۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اُس کا کہا مانا۔ ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے“۔ (مسند امام احمد بن حنبلؒ)

حضرت ثوبانؓ جو آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بہترین پیسہ، جو انسان خرچ کرتا ہے، وہ ہے جو وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے (مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب فضل النفقة علی العیال والمملوك)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذا غِبْتَ عَنْهَا حَفِظتكَ فِی مَالِكَ وَ نَفْسِها (بیہقی) جب تم اُس سے غائب ہو تو تمہارے مال میں اور اپنے نفس میں تمہارے لئے حفاظت کرے اور وہ ضرورتیں جو پردۂ غیب میں ہیں اُن کا خیال کر کے اخراجات پر کنٹرول رکھے۔

ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یَارَسُوْلُ اللّٰہِ! مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ کہ بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: احملوا النساء علیٰ اھوائھنّ کہ عورتوں کی ضروریات اور خواہشات کو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرو اور انہیں پورا کرنے کا خیال رکھو۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے خاوند کے مال سے کوئی چیز خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے۔ اگر ایسا کرے گی تو اُس کا اجر اُس کے خاوند کو ملے گا اور گناہ عورت پر ہو گا۔ اور یہ کہ خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نہ نکلے۔

حضرت معاویہ بن حَیْدہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو تُو کھاتا ہے اس کو بھی کھلا، جو تُو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا۔ اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بدصورت بنا۔ اگر تجھے (کسی غلطی کی وجہ سے) اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی گھر سے اُسے نہ نکال۔

(ابوداؤد۔ کتاب النکاح۔ باب فی حق المرأة علیٰ زوجھا)

حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ نے عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا: فَاِنَّھُنَّ عند کم عوان لَا یَمْلِکْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَیْئًا عورتیں تمہارے پاس قیدی ہیں۔ اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتیں اس لئے تمہارا فرض ہے کہ اُن کو خود خیال رکھو اور ان کی ضروریات و حاجات کو پورا کرو اور حسن معاشرت کا رویہ پیش نظر رکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”رسول اللہ ﷺ ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔“ (ملفوظات۔ جلد چہارم۔ صفحہ ۴۴)

آنحضور ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ جب اپنی بیویوں کے پاس تشریف لاتے تو آپؐ کا اُن کے ساتھ یہ برتاؤ ہوتا تھا کہ سب سے زیادہ نرم، سب سے زیادہ کریم، خوب ہنسنے والے اور تبسم فرمانے والے ہوتے۔ گھر کے بہت سے کام جو عورتوں کے ہوتے، خود آپؐ اپنے مبارک ہاتھوں کے ساتھ دے دیتے۔ مثلاً آٹا گوندھ رہی ہیں تو پانی لا کر دیدیا۔ کبھی چولہے میں لکڑیاں ڈال دیتے۔ غرض بیویوں کے ساتھ بلا تکلّف گھر کے کام میں اُن کی مدد فرماتے تھے۔ بلا تکلّف باتیں فرماتے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اصل انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان سے اُس کے تعلقات اچھے نہیں تو پھر خدا سے کس طرح ممکن ہے کہ صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِهٖ۔ یعنی اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا ہی تم میں سے بہترین ہے۔“ (الحکم۔ ۱۷؍مئی ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۱۲)(البدر۔ ۲۲؍مئی ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۱۳۷)

”انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہئے اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ مَیں کیونکر شرائط مہمانداری بجالاتا ہوں۔ اور مَیں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے۔ مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اور ان کو دین سکھلانا چاہئے۔“ (فتاویٰ احمدیہ۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔ ”جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔“ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹۔ صفحہ ۱۹)

پھر فرماتے ہیں:۔ ”اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں“۔ (ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ ۴۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

”اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے، خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا“۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر ۲۳۲)

اس کے بعد میں آپ سے اس دعا کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ اللہ کرے آپ سب ان نصیحتوں پر خلوص دل سے عمل کرنے کی توفیق پائیں تاکہ ہمارا احمدی معاشرہ آج روئے زمین پر اللہ کی نظر میں سب سے پسندیدہ اور مقبول معاشرہ قرار پائے ہم اس کی نظر میں راضیةً مرضیة بندوں میں داخل ہو جائیں۔ آیئے اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر خاموش اجتماعی دعا کروائی۔

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء

انڈونیشیا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

(عبدالباسط شاھد۔ امیرومبلغ انچارج انڈونیشیا)

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ. وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.﴾ (سورۃ الجمعہ: ۳، ۴)

ترجمہ: وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہیں میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

حضرات گرامی! جس وقت سورۃ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﴿لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ سے کون لوگ مراد ہیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کے کندھے پر رکھا اور فرمایا "لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَآءِ". کہ ایک وقت آئے گا جب ایمان ثریا ستارے پر چلا جائے گا اور پھر ایک شخص اس کی یعنی سلمان فارسی کی نسل سے آئے گا جو ایمان کو ثریا ستارے سے واپس لائے گا۔

چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فداہ امّی و ابی وقلبی وجنانی کی تمام فرمودہ پیش خبریاں جو مہدی موعود اور مسیح مسعود کے بارہ میں ہیں، سارے نشانات اور علامات کے ساتھ پوری ہوچکی ہیں۔ اور نشانات وعلامات کی روشنی میں ائمہ و علماء امت محمدیہ نے مہدی آخر الزمان کی آمد کے وقت کا جو تعین کیا ہے وہی حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا وقت ہے اور وہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وقت ہے جو حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت احمدیہ کے ہاتھوں مقدر ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اے تمام لوگو! سن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلادے گا اور حجت اور برھان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی پیشوا ہوگا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ صفحہ ۶۶)

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ یعنی اس دنیا کو زندہ خدا سے متعارف کرانا اور یہ سب ثابت کرنا کہ اسلام حقیقی اور زندہ لاثانی مذہب ہے۔ اسلام کی کتاب، زندہ کتاب اسلام کا رسول زندہ رسول اور اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ اس زمانہ میں اسلام کا اصلی اور حقیقی خوبصورت منور اور شفاف چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور اسلام کے حسین چہرے سے بدنما داغ اور دھبے دور کردیئے جائیں۔ اس عظیم مقصد کے لئے حضرت مسیح موعودؑ مثیل مسیح ہوکر تجدید دین و احیائے دین اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے اور خداتعالیٰ نے آپ سے یہ وعدہ فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس الہام کی سچائی کا درخشندہ ثبوت ہے کیونکہ انڈونیشیا ہزاروں جزیروں پر مشتمل ہے۔ رسول کریمؐ نے آمد مسیح موعود کی جو پیش خبری دی تھی وہ برحق ہے اور مسیح موعودؑ برحق ہیں اور ان کی جماعت کی ترقی اور وسعت اس پیشگوئی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی ابتدا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عظیم الشان دور میں حضرت مولانا رحمت علیؓ کے ذریعہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے والے انڈونیشین طلباء کی درخواست ودعوت پر ۱۹۲۵ء میں رکھی گئی۔ حضرت مولانا رحمت علیؓ مرحوم ایک پاک سیرت، عالم بے بدل باعمل اعلیٰ معیار اور حسن اخلاق کے زیورات سے مزین تھے۔ الغرض وہ مردِ خدا روحانیت کا سرچشمہ اور فیض کا منبع تھے۔ جنہوں نے وہاں کے روحانی پیاسوں کی پیاس بجھائی۔ اور نمرودی آتش کو ٹھنڈا کیا۔ وہ بے ریا فقیر مسیح موعودؑ کا سچا غلام جس کو خراج عقیدت وتحسین دورۂ انڈونیشیا کے دوران خود حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے یوں پیش فرمایا:

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہ - انڈونیشیا
تجھ میں تھیں وہ چشم ہائے تر
رحمت علی سے بہرہ ور
آج بھی ہیں اُن میں سے کئی
نرگسی خصال ، دیدہ ور
جن کو نور کر گیا عطا
وہ خدا کا بے ریا بشر
وہ فقیر جس کی آنکھ میں
نورِ مصطفیٰ تھا جلوہ گر
اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہ - انڈونیشیا
ابراہیم وقت کا سفیر
تھا جسے تسلط آگ پر
وہ غلام اُس کے در کا تھا
جس کی آگ تھی غلامِ در
بے شمار گھر جلا کے جب
پہنچی شعلہ زن وہ اُس کے گھر
سرد پڑ گئی اور ہو گئی
ڈھیر آپ ، اپنی راکھ پر
اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہ - انڈونیشیا
تیری سرزمیں کی خاک سے
مثلِ آدم اولیاء اُٹھے
پھر انہی کی خاکِ پاک سے
بے شمار باخدا اُٹھے
اُن کی سرمدی قبور سے
آج بھی یہی ندا اُٹھے
کاش تیری مٹی سے مدام
جو اُٹھے وہ پارسا اُٹھے
اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہ - انڈونیشیا

حضرات! دورہ انڈونیشیا کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو مسجد کے لئے ۱۵۰ ایکڑ زمین خریدنے کی ہدایت فرمائی تھی اس سلسلہ میں اطلاعاً عرض ہے کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا اس وقت تک نصف سے زیادہ زمین خرید چکی ہے۔ اور انشاء اللہ آپ کی دعاؤں سے باقی بھی بہت جلد خریدی جائے گی اور حضور اقدس کی خدمت میں رپورٹ پیش کردی جائے گی۔

اس کے لئے ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضور کے ہر حکم کو جلد از جلد بجالانے کی سعادت پائیں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے تازہ ترین چند اہم کوائف حسب ذیل ہیں:۔

کل مقامی جماعتیں: ۲۸۶
کل مساجد: ۳۳۰
کل مشن ہاؤس: ۱۲۵
ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا ایک سٹوڈیو اور پروڈکشن ہاؤس
ہومیوپیتھک ڈسپنسریاں: ۳۱۱
کل مبلغین: ۱۳۱ جن میں سے ۱۳ غیر ملکی ہیں۔
کل رسالے: ۷
جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے طلباء: ۸۷
اساتذہ: ۱۰
کورس کی مدت: ۵ سال

اب انڈونیشین مبلغین کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ایک رؤیا آپ کو بتاتا ہوں۔

۱۹۷۴ء میں جو ہنگامے اور منظم فسادات جماعت احمدیہ کے خلاف کرائے گئے وہ تو آپ کو یاد ہی ہوں گے۔ اس وقت کے سخت اور سنگین حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ دور دراز سے آنے والے دکھی اور جان ومال وآبرو کی قربانیاں پیش کرکے آنے والے احمدی بھائیوں کی دلجوئی فرماتے اور صبر کی تلقین فرماتے۔ انہیں دنوں ملاقات کے دوران حضور نے ایک رؤیا سنایا جیسا کہ ہم قادیان میں ہیں اور مبلغین کے تین وفود کو الوداع کرنے کا نظارہ ہے۔ دو گروہوں کا پتہ نہیں کس مشن کو روانہ ہوئے لیکن تیسرے وفد کے بارہ میں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ چین کی طرف جارہا ہے۔ خیر اس ملاقات کے بعد جب ہم باہر نکلے تو حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری مرحوم بھی ہمارے ساتھ نکلے اور مجھے مخاطب کرکے کہنے لگے آپ نے سنا ہے جو حضور نے فرمایا۔ میرے خیال میں تم لوگ بھی ہو جو اس وفد میں شامل ہو۔

یہ رؤیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیس سال کے بعد اس طرح پوری ہوئی کہ انڈونیشین مبلغین سنگاپور، ملائیشیا، تھائی لینڈ، فلپائن، ویت نام، کمبوڈیا اور پاپوانیوگنی گئے اور اب بھی خدا کے فضل سے یہ خدمت احسن رنگ میں سرانجام دے رہے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارا نصب العین ہے:۔

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کرکے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ تبلیغ وتربیت کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرتی ہے جن کا مختصر ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

تبلیغی وفود (برائے دعوت الی اللہ ووقف عارضی)
رسائل، ماہنامہ نور اسلام، درس (سپیشل سرکلر) اس میں ہر ہفتہ خطبہ کا ترجمہ اور تربیتی مضامین ہوتے ہیں۔
ماہنامہ سوار انصار اللہ (یعنی انصار اللہ کی آواز)

سہ ماہی سوار الجنہ اماء اللہ
گم ایم کے ای۔ خدام الاحمدیہ کا رسالہ
جامعہ احمدیہ کا ماہوار رسالہ 'بشارت'
'المسیح دیس' ماہوار

اس کے علاوہ مجالس سوال و جواب، دعوتیں، خطبات اور لیکچرز، سیمینار اور بک فیئرز، خطوط، تراجم، جماعتی لٹریچر کی فری تقسیم وغیرہ۔

جس وقت اور جن حالات میں حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کیا ایک ایسی جگہ سے جو گمنام تھی اور جب بڑے بڑے علماء اسلام کو چھوڑ کر دوسرے ادیان کو اپنا رہے تھے اس وقت یہ سوچنا بھی عام عقل کے لئے مشکل تھا کہ یہ آواز اتنی پھیلے گی کہ ہر ملک ہر شہر ہر گلی اور ہر کوچے میں اس کے چرچے ہوں گے۔ آج آپ سب اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کر رہے ہیں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ دنیا جتنی مرضی مخالفت کر لے دشمن جتنا چاہے زور لگا لے لیکن خدا کی قسم احمدیت کا عروج اور غلبہ خدا کی تقدیر ہے جو اٹل ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے راستہ میں روک نہیں بن سکتی۔

اس کے علاوہ جسمانی علاج کے لئے ہومیو پیتھک کے ذریعہ خدمت سرانجام دی جارہی ہے۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ سارے ملک میں ٹوٹل ڈسپنسریاں ۳۱۱ ہیں۔ ایک سرکاری ہسپتال جو مغربی جاوا کے شہر بنڈونگ میں ہے۔ یہاں ہمارا ہومیو پیتھک سیکشن ہسپتال کی درخواست پر کام کر رہا ہے اور بڑے اچھے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ ہومیو پیتھک ڈسپنسریوں سے واقعی ہزاروں لوگ ہر ماہ مستفید ہو رہے ہیں۔ جن میں سے نصف تعداد غیر از جماعت احباب کی ہے۔ یہاں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں کی بدولت پچاس فیصد سے زیادہ لوگ مکمل شفا پا چکے ہیں۔ اور چالیس فیصد سے زیادہ لوگوں کو مکمل تو نہیں مگر کافی حد تک فائدہ پہنچا۔

اس سلسلہ میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں کہ انڈونیشیا کے سب سے بڑے جزیرے کالی منتن میں ایک دوست بہت بیمار تھے۔ اور کافی دیر ہسپتال رہنے کے بعد جب ڈاکٹروں نے انہیں لا علاج قرار دے دیا تو ان کی ملاقات ایک احمدی معلم صاحب سے ہو گئی جو ہسپتال جاتے رہتے ہیں اور دعا کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے معلم صاحب نے ان کے لئے دعا بھی کی اور ہومیو پیتھک دوائی بھی دی جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے وہ شخص بالکل تندرست ہو گیا اور اس کی صحت یابی سے ڈاکٹر بھی حیران ہوئے۔ چنانچہ اس نے احمدیت قبول کی اور اب باقاعدہ تبلیغ بھی کرتے ہیں اور لوگوں کو ہومیو پیتھک دوائیاں بھی دلواتے ہیں اور کئی اور لوگ بھی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ الحمد للہ۔

کسی نے کیا سچ کہا تھا کہ۔

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلا دیئے
محمدؐ کے معجزوں نے عیسیٰ بنا دیئے

اس کے علاوہ جکارتہ آئی بنک کے چیف نے یہ بیان دیا ہے کہ اگر جماعت احمدیہ کا تعاون ہمیں نصیب نہ ہو۔ تو یہ شعبہ کافی دیر پہلے بند ہو چکا ہوتا۔

میں اپنے ملک کی ساری جماعت کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کی عالمی جماعت کے ہر فرد کو جلسہ سالانہ لندن کی کامیابی کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساری جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے درخواست دعا پیش کرتا ہوں۔ آپ سب بھائی بہنیں ہماری جماعت، ہماری قوم اور ہمارے مشکل حالات سے گزرتے ہوئے عزیز وطن کے لئے پُر خلوص دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جملہ مشکلات کو رفع فرمائے اور زیادہ سے زیادہ فضلوں اور برکتوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ احمدیت زندہ باد۔ انڈونیشیا زندہ باد۔

[مکرم مولانا عبد الباسط شاہد صاحب امیر و مبلغ انچارج انڈونیشیا کی یہ تقریر جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۶ جولائی بروز جمعۃ المبارک پہلے اجلاس میں مکرم خیر الدین صاحب باروس نے پڑھ کر سنائی۔]

عالمی بیعت کی ۱۰ تاریخ ساز تقاریب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کا سلسلہ ۱۹۹۳ء میں شروع فرمایا۔ موجودہ تقریب کو ملا کر گزشتہ ۱۰ سالوں میں ۱۶ کروڑ ۴۸ لاکھ ۷۵ ہزار ۶۰۵ نئے افراد جماعت احمدیہ میں شمولیت کر چکے ہیں۔ سال وار تفصیل یہ ہے

۲۰۰۲ء	۲,۰۶,۵۴۰۰۰
۲۰۰۱ء	۸,۱۰,۰۶۷۲۱
۲۰۰۰ء	۴,۱۳,۰۸۹۷۵
۱۹۹۹ء	۱,۰۸,۲۰۲۲۶
۱۹۹۸ء	۵۰,۰۴۵۹۱
۱۹۹۷ء	۳۰,۰۴۵۸۵
۱۹۹۶ء	۱۶,۰۲۷۲۱
۱۹۹۵ء	۸,۴۷۷۲۵
۱۹۹۴ء	۴,۲۱۷۵۳
۱۹۹۳ء	۲,۰۴۳۰۸
میزان	۱۶,۴۸,۷۵,۶۰۵

دسویں عالمی بیعت ۲۰۰۲ء

تاریخ عالم کا انقلاب انگیز اور تاریخ ساز واقعہ، سال رواں میں گلشن احمدیت میں دو کروڑ سے زائد نئے پھلوں کا اضافہ ہوا، بیعت کے بعد کل عالم کے احمدیوں نے خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ تشکر ادا کیا، گزشتہ دس سالوں میں ۱۶ کروڑ ۴۸ لاکھ سے زائد افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

(اسلام آباد، ٹلفورڈ ۲۸ جولائی ۲۰۰۲ء) دسویں عالمی بیعت کے ذریعہ تاریخ اسلام میں ایک اور ایمان افروز اور روح پرور واقعہ رونما ہوا جب ۳۶ویں جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ جولائی ۲۰۰۲ء کے آخری دن اکناف عالم کے احمدی اپنے محبوب امام کی اقتدا میں ایک بار پھر بیعت کے لئے جمع ہوئے۔ جلسہ سالانہ میں موجود انیس ہزار سے زائد احمدیوں نے خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر جبکہ دنیا میں موجود کروڑوں احمدیوں نے ایم ٹی اے کے توسط سے اس پر کیف نظارہ کے ذریعہ تجدید بیعت کی۔ امسال دو کروڑ چھ لاکھ ۵۴ ہزار نئے احمدی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دسویں عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ پنڈال میں حضور انور کے ارد گرد مختلف ملکوں اور علاقوں کے سات نمائندوں نے آپ کے دستِ مبارک میں اپنے ہاتھ دے کر جسمانی رابطہ پیدا کیا۔ ان خوش نصیب احباب کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

مکرم نواب منصور احمد خانصاحب وکیل التبشیر (پاکستان)، مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد (انڈیا)، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر بینن (مغربی افریقہ)، مکرم محب اللہ خالد صاحب امیر کونگو (مشرقی و دیگر افریقن ممالک)، عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی (یورپ)، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب (براعظم امریکہ)، مکرم عبد القیوم صاحب (انڈونیشیا و دیگر جزائر) باقی لوگوں نے ان نمائندوں کی پشت پر ہاتھ رکھے اور پھر آگے سب نے ایک لڑی کی صورت میں ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی و جسمانی تعلق بنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیعت کے الفاظ انگریزی زبان میں دہروائے۔

عالمی بیعت کے اس روح پرور منظر کے بعد کل اکناف عالم کے کروڑوں احمدیوں نے اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں سجدہ شکر ادا کیا اور اپنے مولیٰ کریم کے ان عظیم احسانوں کے جو کہ اللہ تعالیٰ ہر سال کروڑوں سعید روحوں کو سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل فرما رہا ہے۔ سجدہ شکر کے ساتھ ہی دسویں عالمی بیعت کا یہ پر کیف اور وجد آفریں نظارہ اختتام پذیر ہوا۔

یاد رہے کہ پہلی عالمی بیعت جو ۱۹۹۳ء میں ہوئی اس میں دو لاکھ سے زائد نیک روحیں جماعت میں شامل ہوئیں اور رواں سال میں ۲ کروڑ سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ یوں گزشتہ صرف دس سالوں میں فوج در فوج داخل ہونے والے احمدیوں کی کل تعداد تقریباً ۱۶ کروڑ ۴۸ لاکھ سے زائد ہو چکی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

مجلس انصار اللہ ماریشس کی کارکردگی
عطیۂ خون خدمت بھی عبادت بھی

رپورٹ: محمد اقبال باجوہ۔ مبلغ سلسلہ ماریشس

مجلس انصار اللہ ماریشس نے امسال یومِ مسیح موعود علیہ السلام کی مناسبت سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کے کامل غلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کئے ہوئے عہد کہ "عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا"۔ پر عمل کرتے ہوئے یکم مئی ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک ایک عطیۂ خون دینے (Blood Donation) کے پروگرام کا اہتمام کیا۔

مرکزی مسجد دارالسلام روز ہل میں محکمہ صحت کے تعاون سے یہ پروگرام منعقد ہوا۔ چنانچہ نمازِ جمعہ سے قریباً نصف گھنٹہ قبل متعلقہ محکمہ کی گاڑی ضروری سٹاف اور ضروری سامان سمیت دارالسلام پہنچ گئی اور مقررہ جگہ پر سب انتظامات کر دیئے گئے۔ نمازِ جمعہ کے معاً بعد قریباً ۱:۳۰ بجے سہ پہر اس پروگرام کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ یہاں ایک وقت میں ۴ افراد کے خون دینے کی سہولت موجود تھی۔ احباب آتے رہے اور آفس ڈیسک پر نائب صدر انصار اللہ صفِ دوم مکرم فواد لال بہاری صاحب کو اپنے نام اور متعلقہ کوائف بتا کر رجسٹریشن کرواتے اور اپنی باری پر اپنے خون کا عطیہ پیش کرتے رہے۔ ۱:۳۰ بجے سہ پہر سے شام ۶:۰۰ بجے تک جاری رہنے والے اس پروگرام میں قریباً ۷۲ افراد تشریف لائے جن میں سے ۶۵ افراد نے اپنے خون کا عطیہ پیش کیا۔ ان ۶۵ افراد میں ۶ غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے۔

حکومت ماریشس کے محکمۂ صحت نے جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو بہت سراہا۔ اور ماریشس ٹیلی ویژن کے نمائندگان کو بلوا کر نہ صرف اس کو کوریج دی بلکہ محترم امیر صاحب سے ۱۰ منٹ دورانیہ کا ایک انٹرویو بھی ریکارڈ کیا اور ۱۹ اپریل کی رات کو ماریشس ٹیلی ویژن پر یہ دونوں پروگرام نشر کئے گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو اپنے فضل سے خلیفۂ وقت کے زیر سایہ بہتر رنگ میں مقبول خدمت خلق کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

خطبہ جمعہ

ہر ایک نفس اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق انوار الٰہیہ کو قبول کرتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے۔

جو نماز کی حفاظت کرے گا یہ اسکے لئے قیامت کے دن نور اور برہان اور نجات کا ذریعہ بن جائے گی۔

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز – فرمودہ ۱۲؍جولائی ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۲؍وفا ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم–

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا﴾ (سورۃ الاحزاب: ۴۴) وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں کے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے کوئی بھی جس جگہ فوت ہوگا، قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کے لئے بطور قائد اور نُور مبعوث کیا جائے گا۔ (ترمذی۔ کتاب المناقب)

علامہ شہاب الدین آلوسیؒ سورۃ الاحزاب کی آیت ﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا﴾ (سورۃ الاحزاب: ۴۴) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ﴿لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ﴾ یعنی وہ تمہیں معاصی کے اندھیروں سے اطاعت کے نور کی طرف لاتا ہے۔

طبرسیؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ اللہ اپنے بارے میں لاعلمی اور جہالت سے نکال کر اپنی معرفت کی طرف لاتا ہے کیونکہ جہالت اور لاعلمی سب اشیاء سے زیادہ ظلمت کے ساتھ مشابہ ہے اور معرفت سب اشیاء سے زیادہ نور کے ساتھ مشابہ ہے۔

ابن زید کہتے ہیں کہ وہ گمراہی سے ہدایت کی طرف نکالتا ہے۔

مقاتل کہتے ہیں کہ کفر سے ایمان کی طرف نکالتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ وہ آگ سے نکال کر جنت کی طرف لے آتا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ وہ قبروں سے نکال کر اٹھاتا ہے یعنی بعث بعد الموت کرتا ہے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ شہاب الدین آلوسیؒ تفسیر سورۃ الاحزاب آیت ۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"افرادِ بشریہ عقل میں، قویٰ اخلاقیہ میں، نورِ قلب میں متفاوت المراتب ہیں۔ تو اسی سے وحی ربانی کا بعض افرادِ بشریہ سے خاص ہونا یعنی اُن سے جو من کل الوجوہ کامل ہیں بہ پایہ ثبوت پہنچ گیا۔ کیونکہ یہ بات تو خود ہر یک عاقل پر روشن ہے کہ ہر ایک نفس اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق انوارِ الٰہیہ کو قبول کرتا ہے۔ اُس سے زیادہ نہیں۔ اس کے سمجھنے کے لئے آفتاب نہایت روشن مثال ہے کیونکہ ہر چند آفتاب اپنی کرنیں چاروں طرف چھوڑ رہا ہے۔ لیکن اس کی روشنی قبول کرنے میں ہر یک مکان برابر نہیں۔ جس مکان کے دروازے بند ہیں۔ اس میں کچھ روشنی نہیں پڑ سکتی۔ اور جس میں بمقابل آفتاب ایک چھوٹا سا روزنہ ہے، اس میں روشنی تو پڑتی ہے مگر تھوڑی۔ جو بکلی ظلمت کو نہیں اٹھا سکتی۔ لیکن وہ مکان جس کے دروازے بمقابل آفتاب سب کے سب کھلے ہیں اور دیواریں بھی کسی کثیف شے سے نہیں بلکہ نہایت مصفّٰی اور روشن شیشہ سے ہیں۔ اُس میں صرف یہی خوبی نہیں ہوگی کہ کامل طور پر روشنی قبول کرے گا۔ بلکہ اپنی روشنی چاروں طرف پھیلا دے گا۔ اور دوسروں تک پہنچا دے گا۔ یہی مثال مؤخر الذکر نفوسِ صافیہ انبیاء کے مطابق حال ہے۔"

(براہین احمدیہ۔ پہلی فصل۔ روحانی خزائن۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۱۸۸۔۱۸۹۔ بقیہ حاشیہ ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"ملائکہ اور رُوح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اُترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلامِ الٰہی سے شرف پاکر زمین پر نزول فرماتا ہے۔ رُوح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دُنیا کے مُستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں تب دُنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اُس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے"

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳۔ صفحہ ۱۲، حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"درود شریف کے طفیل .... میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت ﷺ کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو"۔

(الحکم۔ بتاریخ ۲۸؍فروری ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں۔

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ ۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان

کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذا مَاصَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ"۔

(حقیقۃالوحی۔ حاشیہ صفحہ ۱۲۸ تذکرہ۔ صفحہ ۷۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک فارسی شعر کا ترجمہ ہے:

تُو دونوں جہان کا نُور ہے۔ مَیں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ سب بدن ہیں اور تُو جان ہے، مَیں نے تجھے پہچان لیا ہے۔(الفضل۔ ۱۹/ جون ۱۹۱۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے چند اشعار کا ترجمہ:

اے دلبر۔ محبوب اور دلدار۔ اے جہاں کی جان اور نُوروں کے نُور۔ تُو آپ غیب میں ہے مگر تیری قدرت ظاہر ہے۔ تُو مخفی ہے مگر تیرے کام نمایاں ہیں۔ تُو دُور ہے مگر جان سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ تُو نُور ہے مگر اندھیری رات سے زیادہ پوشیدہ۔ تیرے جمال کی نمائش کے لئے مَیں ہر چیز کو آئینہ سمجھتا ہوں۔ ہر ذرّہ تیرا نُور پھیلاتا ہے۔ ہر قطرہ تیری توصیف کی نہریں بہاتا ہے۔ مَیں تیرے ذکر کی برکت سے انوار دیکھتا ہوں، آہ وزاری کرنے والے عاشقوں کی جماعت میں۔(سرمہ چشم آریہ)

﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ. فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾(سورۃ الزمر:۲۳)

پس کیا وہ کہ جس کا سینہ اللہ اسلام کے لئے کھول دے پھر وہ اپنے ربّ کی طرف سے ایک نور پر (بھی) قائم ہو (وہ ذکر سے عاری لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے)۔ پس ہلاکت ہو ان کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر سے (محروم رہتے ہوئے) سخت ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں۔

مسند احمد بن حنبل میں حدیث ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا اور کہا کہ جو اس کی حفاظت کرے گا یہ اُس کے لئے قیامت کے دن نُور اور برہان اور نجات کا ذریعہ بن جائے گی۔ اور جو اس کی حفاظت نہیں کرے گا، اُس کے لئے کوئی نُور اور برہان اور نجات نہیں ہوگی اور ایسا شخص قیامت کے روز قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(مسند احمد بن حنبل، مسند المکثرین من الصحابہ)

حضرت بُرَیدہ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اندھیروں کے دوران مسجدوں کی طرف بکثرت چل کر جانے والوں کو قیامت کے روز نور تام (عطا ہونے) کی بشارت دے دو۔(ترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ)

علامہ فخرالدین رازی سورۃ الزمر کی آیت ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ کے تحت ﴿فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد ہدایت اور معرفت ہے۔ جب تک پہلے شرح صدر حاصل نہ ہو نور پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر نفسانی قوت غالب ہو تو دلائل کے سننے سے مطلقاً فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ دلائل کا سننا بسا اوقات سنگدلی اور شدید نفرت کا باعث بنتا ہے۔

علامہ ابن حیان اندلسی لکھتے ہیں:

"شرح صدر سے مراد سینے کا ایمان، خیر، نور اور ہدایت کو قبول کرنا ہے۔ آنحضورؐ سے استفسار کیا گیا کہ انشراح صدر کیسے حاصل ہو۔ فرمایا جب نور دل میں داخل ہو گا تو اس سے انشراح اور دلوں کو انبساط حاصل ہو جائے گی۔ ہم نے عرض کی اس کی علامت کیا ہوگی۔ فرمایا ہمیشہ کے گھر یعنی آخرت کی طرف میلان، دنیا سے کنارہ کشی اور موت سے قبل موت کی تیاری ہے"۔(بحر محیط)

علامہ ابن حیان اندلسی سورۃ الزمر کی آیت ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ کے تحت ﴿فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ "اس میں نور سے مراد وہ لطف الٰہی ہے جو آنحضورؐ پر خدا تعالیٰ کے بروج رحمت سے نشانات کا ظہور اور نازل ہونے کے مشاہدہ کے وقت جلوہ افروز ہوا جس کی بدولت حق کی طرف ہدایت کی توفیق ملتی ہے"۔(روح المعانی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص اپنے دل میں ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل میں خبث اور شرارت رکھتا ہے اُس کو بھی کھول کر دکھا دیتا ہے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی۔"(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۔ بتاریخ ۱۰/جنوری ۱۹۰۶ء۔ صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"نشان اور معجزہ ہر ایک طبیعت کے لئے ایک بدیہی امر نہیں جو دیکھتے ہی ضروری التسلیم ہو بلکہ نشانوں سے وہی عقلمند اور منصف اور راستباز اور راست طبع فائدہ اٹھاتے ہیں جو اپنی فراست اور دُوربینی اور باریک نظر اور انصاف پسندی اور خداترسی اور تقویٰ شعاری سے دیکھ لیتے ہیں کہ وہ ایسے امور ہیں جو دنیا کی معمولی باتوں میں سے نہیں ہیں اور نہ ایک کاذب اُن کے دکھلانے پر قادر ہو سکتا ہے اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ امور انسانی بناوٹ سے بہت دُور ہیں اور بشری دسترس سے برتر ہیں اور اُن میں ایک ایسی خصوصیت اور امتیازی علامت ہے جس پر انسان کی معمولی طاقتیں اور پُر تکلف منصوبے قدرت نہیں پا سکتے اور وہ اپنے لطیف فہم اور نور فراست سے اِس تہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ اُن کے اندر ایک نُور ہے اور خدا کے ہاتھ کی ایک خوشبو ہے جس پر مکر اور فریب یا کسی چالاکی کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس جس طرح سورج کی روشنی پر یقین لانے کے لئے صرف وہ روشنی ہی کافی نہیں بلکہ آنکھ کے نُور کی بھی ضرورت ہے تا اُس روشنی کو دیکھ سکے اِسی طرح معجزے کی روشنی پر یقین لانے کے لئے فقط معجزہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ نورِ فراست کی بھی ضرورت ہے اور جب تک معجزہ دیکھنے والے کی سرشت میں فراستِ صحیحہ اور عقل سلیم کی روشنی نہ ہو تب تک اس کا قبول کرنا غیر ممکن ہے۔ مگر بدبخت انسان جس کو یہ نورِ فراست عطا نہیں ہوا وہ ایسے معجزات سے جو صرف امتیازی حد تک ہیں تسلی نہیں پاتا اور بار بار یہی سوال کرتا ہے کہ بجز ایسے معجزے کے مَیں کسی معجزے کو قبول نہیں کر سکتا کہ جو نمونہ قیامت ہو جائے۔"(براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۴۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے فارسی شعر میں کہتے ہیں:

اے وہ جس نے قرآن کی طرف سے منہ پھیر لیا ہے اور سرکشی کے گڑھے میں پاؤں رکھا ہے۔ نورِ ہدایت کے سامنے اتنی شیخی نہ مار اور تمسخر اور کھیل سے توبہ کر۔ یہ آنکھ کیسی اندھی اور منحوس ہے جس میں آفتاب ذرّہ کے برابر نظر آتا ہے۔ جب آسمان پر چمکتا ہوا سورج نکل آیا پھر تُو کس طرح اسے مٹی اور گھاس سے چھپا سکتا ہے۔ قرآن کا نُور ایسا نہیں چمکتا ہے کہ دیکھنے والوں کی نظر سے مخفی رہ سکے۔ وہ تو تمام دنیا کے لئے ہدایت کا چراغ ہے اور جہان بھر کے لئے رہبر اور رہنما۔ جو اس کی عظمت کو دیکھ لیتا ہے، اُسے فوراً خدا یاد آ جاتا ہے۔ اور جو تکبر اور دشمنی سے اُس روشنی کو نہیں دیکھتا، وہ اندھا اور خدا کے نُور سے دُور رہتا ہے۔ وہ اُس پاک ذات کے جلالی انوار سے پُر ہے چمکدار سورج بھی اس کے سامنے خاک ہے۔ مرحبا وہ کیا کیا خزانے اسرار الٰہی کے رکھتا ہے، میرے جان و دل ان انوار پر قربان ہوں۔ قرآن خدا کے چہرہ کا آئینہ ہے اور اس نے ایک جہان کو خدا کی طرف کھینچا ہے۔ جب وہ پاک نُور ان میں رچ گیا تو پردے میں سے بدرِ کامل چمکا۔ وہ ظلمت کے حجابوں سے دُور ہو گیا اور سراسر نورانی وجود بن گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے خدا کے نُور کو پا لیا۔ جب خودی چلی گئی تو خدا ظاہر ہو گیا۔ یہ سب خدائے لاشریک کے عاشق خدا کے کلام سے ہی نُور حاصل کرتے ہیں۔ وہ خلقت کی طرف ایک نُورانی وجود بھیجتا ہے تاکہ اس کے نُور سے اندھیرا دُور ہو۔ الہام کا نُور بادِ صبا کی طرح غیب سے اس کے پاس خوشبوئیں لاتا ہے۔ اس طرح وہ کریم پاک اور قادر خدا اس شخص کو روشن آفتاب کی طرح منور کر دیتا ہے۔(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عربی دعا میں فرماتے ہیں:-

اے میرے ربّ! میرے دل پر اُتر اور میرے سینے سے ظہور فرما بعد اس کے کہ مَیں ٹوٹ گیا۔ اور میرا دل نورِ عرفان سے بھر دے۔ اے میرے ربّ! تُو ہی میری مراد ہے، پس میری مراد مجھے دیدے۔(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸۔ صفحہ ۲۰۳۔۲۰۴)

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے ۱۸ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر کی شرکت اور حاضرین سے خطاب)

(رپورٹ: ثاقب محمود عاطف۔ سیکرٹری اشاعت آسٹریلیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا ۱۸واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۹ تا ۳۱ر اپریل ۲۰۰۲ء کو اپنی شاندار دینی روایات کے ساتھ مسجد بیت الہدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ آسٹریلیا بھر سے جماعت احمدیہ کے افراد نے نہایت جوش وخروش سے جلسہ میں شرکت کی۔ اس جلسہ سالانہ کی خاص بات یہ تھی کہ ربوہ سے محترم نواب منصور احمد خانصاحب وکیل التبشیر مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے جلسہ کے افتتاحی اور اختتامی اجلاسات میں جماعت سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ کی تیاریاں

حسب معمول امسال بھی جلسہ سالانہ کی تیاریاں جلسہ سے کافی عرصہ قبل شروع کر دی گئی تھیں۔ انتظامات کی احسن طریقہ سے ادائیگی کے لئے مختلف شعبہ جات تشکیل دیئے گئے۔ ہر شعبہ میں کارکنان نے نہایت محنت سے کام کیا۔ محترم نواب منصور احمد خان صاحب نے کارکنان سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں کارکنان کو نصائح فرمائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانانِ گرامی کی خدمت اور ہر طرح کے آرام کا خیال رکھنے کے لئے نصیحت فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات سنائے کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ اپنے مہمانوں کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کی جاتی رہی اور درس قرآن کریم بھی باقاعدگی سے دیا جاتا رہا۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں مختلف قسم کی چیزیں رکھی گئیں۔ اسی طرح بک سٹال بھی لگایا گیا اور اس کے علاوہ شعبہ تبلیغ کی طرف سے کھانے پینے کی چیزوں کا بھی ایک سٹال لگایا گیا۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز مورخہ ۲۹ر اپریل ۲۰۰۲ء نماز جمعہ کے بعد ۳ بجے سہ پہر محترم نواب منصور احمد خانصاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولانا محمود احمد شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے محترم نواب منصور احمد خانصاحب کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا اور جماعت سے آپ کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مکرم نواب منصور احمد خانصاحب افتتاحی خطاب کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ کی تاریخ بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جلسہ بھی اسی جلسہ سالانہ کی شاخ ہے جس کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی مبارک زندگی میں ۱۸۹۱ء میں فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا کہ کس طرح اللہ کے فضل سے جماعت ترقی کرے گی۔ اور وہ جلسہ جو ۷۵ مخلصین سے شروع ہوا تھا اس کی تعداد لاکھوں تک پہنچے گی اور آج اللہ کے فضل سے ۱۰۰

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے ۱۸ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دائیں سے بائیں
محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر، مکرم محمود احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا اور
مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب نائب امیر آسٹریلیا

سے زیادہ ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہو رہے ہیں۔ اور دنیا کی ہر قوم اس چشمہ سے پانی پی رہی ہے۔ اور ہر جلسہ "یاتون من کل فج عمیق" کی تصویر بنا ہوا ہے۔

محترم نواب صاحب نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اپنے آغاز کو نہیں بھولنا چاہئے۔ آپ نے جلسہ سالانہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرے جلسہ سالانہ کی تاریخ طے کی تو اس وقت ہندوستان بھر میں حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت نہایت زوروں پر تھی اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے ہندوستان میں پھر کر آپؑ کے خلاف فتویٰ کفر پر علماء کے دستخط لئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے سال جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ۷۵ سے بڑھ کر ۳۲۷ ہو گئی۔ محترم نواب صاحب نے فرمایا کہ احباب آج کے زمانہ میں بھی دیکھیں کہ کفر کے وہ فتوے جو حضرت مسیح موعودؑ پر لگائے گئے ان کا تسلسل آج بھی جاری ہے۔ اور بدقسمتی سے علماء کے ساتھ کچھ حکومتیں بھی مل گئیں اور جماعت پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ لیکن اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ کیا سلوک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت مزید ترقی کرتی گئی۔ اور جلسہ سالانہ جو کہ ۱۹۸۳ء میں ربوہ میں منعقد ہوا اس کی تعداد اڑھائی لاکھ سے زیادہ تھی۔ اگر ہم ان سارے جلسوں کی تعداد اکٹھی کریں جو آج انگلستان، جرمنی کینیڈا، امریکہ، آسٹریلیا، افریقن ممالک اور دوسرے ممالک میں ہو رہے ہیں تو ان کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور انشاء اللہ جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پاکستان تشریف لائیں گے تو ہم دیکھیں گے کہ یہ تعداد کئی لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

محترم نواب منصور احمد خان صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تھی۔ آپ نے عائلی زندگی کے بارہ میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہم حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں دنیا کو امن کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں اپنے گھروں کو امن کا گہوارہ بنانا ہو گا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ بھی پیش کیا۔

نماز مغرب اور عشاء کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا دوسرا اجلاس اگلے روز نماز مغرب کے بعد منعقد ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی

دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز مکرم امیر صاحب آسٹریلیا کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خانصاحب نے "Peace, Not Terrorism" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر "Quranic Prophecies Regarding The Current Age" کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب کی تھی۔ جس کے بعد مکرم موسیٰ بن مصران صاحب نے The Status of woman in Islam کے موضوع پر تقریر کی اور اس اجلاس کی آخری تقریر Islam And Human Rights کے موضوع پر مکرم خلیل شیخ صاحب نے کی۔

اس روز تیسرا اجلاس مکرم عبد اللطیف مقبول صاحب صدر جماعت احمدیہ برزبین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی واحد تقریر مکرم رمضان شریف صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا Jesus crucifixion in the Light of Modren Scholarship

تیسرے اجلاس کے دوران تقسیم انعامات کی تقریب بھی منعقد ہوئی۔ محترم نواب منصور احمد خانصاحب نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں ایوارڈز تقسیم کئے ایک طالب علم مکرم عمر موسیٰ نے H.S.C کے امتحان میں ۸۵ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں۔ اس اجلاس کے آخر پر مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں احباب کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

تیسرے دن کی کارروائی

جلسہ سالانہ کے چوتھے اجلاس کا آغاز مورخہ ۳۱ر مارچ صبح ۱۰ بجے مکرم منیر احمد عابد صاحب صدر جماعت احمدیہ ایڈیلیڈ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب نے "سیرت النبی ﷺ" کے موضوع پر تقریر کی۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم محمد اشرف جنجوعہ صاحب نے "نظام وصیت" کے موضوع پر کی۔ جس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور کھانا پیش کیا گیا۔

اختتامی اجلاس

مورخہ ۳۱ر مارچ بعد نماز ظہر وعصر جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس محترم نواب منصور احمد خانصاحب وکیل التبشیر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم نواب منصور احمد خانصاحب نے جلسہ کے حاضرین سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ میری تقریر کوئی علمی تقریر نہیں ہے بلکہ میں احباب کی خدمت میں کچھ باتیں ان ذمہ داریوں کے متعلق کہنا چاہتا ہوں جو کہ آسٹریلیا میں رہتے ہوئے ہم سب پر عائد ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے آپ نے تبلیغ کے سلسلہ میں بات کی کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ منصب خلافت پر متمکن ہوئے آپ نے جماعت کو اس فریضہ یعنی دعوت الی اللہ کی طرف خاص توجہ دلائی کہ جماعت کا ہر فرد چاہے مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا بچہ داعی الی اللہ بن جائے۔ محترم نواب صاحب نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ کر بھی دکھایا لیکن ابھی بھی ہماری تعداد بہت کم ہے کہ ہم دنیا کی

آبادی کے لحاظ سے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں۔ لہذا ہمیں اس میدان میں اپنے آپ کو بہت آگے بڑھانا ہے۔ یہ کام صرف امیر جماعت یا چند مبلغین کا نہیں بلکہ ہر ایک کو اپنے آپ کو دعوت الی اللہ کے کام میں شامل کرنا ہوگا۔ محترم نواب صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی بیان فرمودہ مثال (جو کہ شطرنج کے موجد اور بادشاہ کے بارے میں ہے) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک سال کے عرصہ میں اپنے آپ کو دوگنا کرنا ہے اور اگر ایسا ہو جائے تو انشاء اللہ بیس پچیس سال کے اندر سارے آسٹریلیا کو اسلام کا پیغام پہنچ جائے گا اور لوگ توحید کے پرچم تلے آجائیں گے۔

محترم نواب صاحب نے فرمایا کہ دعوتِ الی اللہ کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کا بھی گہرا تعلق ہے اور عملِ صالح کے بغیر دعوت الی اللہ ممکن نہیں۔ اس ضمن میں آپ نے احباب جماعت کو سچائی کی طرف توجہ دلائی اور جھوٹ بولنے سے نفرت کی تلقین کی۔ آپ نے اس کی مثال کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ میں سے ڈاکخانہ والے مقدمے کا ذکر بھی فرمایا۔ محترم نواب صاحب نے فرمایا کہ جھوٹ کی آمیزش ہماری باتوں سے بالکل ختم ہونی چاہئے۔ اگر ہم میں سچ بولنے کی عادت نہیں ہوگی تو ہم آگے دنیا کو کیسے سچائی کی تعلیم دے سکتے ہیں۔

محترم نواب صاحب نے احباب کو مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دور اشاعتِ اسلام اور جماعت کے پھیلاؤ کا ایک خاص دور ہے اور اس پھیلاؤ کے نتیجہ میں جو لوگ اسلام احمدیت کی آغوش میں آئیں گے ان کی تربیت کے لئے جو اخراجات ہوں گے ان کو پورا کرنے کے لئے مالی قربانی کی ضرورت ہے اور اس کے علاوہ ہمارے ہمسایہ ممالک جن میں کئی جزائر شامل ہیں اور آسٹریلیا کے دوسرے شہروں میں مساجد اور تبلیغی مراکز کا قیام ہے۔ ان سب کے لئے مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ تبلیغی کاموں کے لئے بھی مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا جو نظام جماعت کی طرف سے کم از کم معیار مقرر ہے وہ احباب جماعت ضرور ادا کریں اور دل برداشتہ ہو کر قربانی پیش نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نے صرف آسٹریلیا کا ہی نہیں بلکہ آس پاس کے ملکوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔ تاکہ وہاں اشاعت اسلام کا کام ہو سکے۔ محترم نواب صاحب نے اپنے خطاب میں بعض تربیتی امور کا بھی ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ بعض ہم میں سے اس ماحول کی رنگینی سے بہت زیادہ مرعوب ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف مرعوب ہو جاتے ہیں بلکہ پھسل بھی جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی فوج کا سپاہی ہو اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا نام لیوا ہو اور اس کو دجال کی رنگینیاں گھیر گھار کر لے جائیں۔ یہ تو بڑی بدقسمتی کی بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنا محاسبہ کر سکتا ہے اور کرنا چاہئے اور فتنوں اور رنگینیوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے رب کی طرف دوڑے۔ سوائے نمازوں کے اور کوئی طریقہ نہیں اس سے بچنے کا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنے فارغ اوقات کو جماعتی کاموں میں لگائیں۔ نمازیں پڑھیں، دعائیں کریں۔

محترم نواب صاحب نے جماعت کو اپنی باہمی ناراضگیاں اور جھگڑے ختم کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کی طرف بھی توجہ دلائی کہ تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ کہ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ آپ نے اپنے خطاب کے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے لئے، اسیرانِ راہ مولا کے لئے اور اشاعتِ اسلام کے جو کام ہو رہے ہیں ان کی تکمیل کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد محترم نواب منصور احمد خان صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور یوں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی سے اپنے اختتام کو پہنچا۔ محترم وکیل التبشیر صاحب نے آسٹریلیا میں قیام کے دوران جماعت برسبین۔ ملبورن، ایڈیلائڈ اور کینبرا کا دورہ بھی کیا اور جماعتوں کی مساعی کا جائزہ لیا۔ اور ہر جگہ دعوت الی اللہ کی طرف احباب کو خاص توجہ دلائی۔ آپ نے جماعت احمدیہ فجی اور نیوزی لینڈ کا بھی تفصیلی دورہ کیا اور ہر جگہ دیگر موضوعات کے علاوہ دعوت الی اللہ کے متعلق خصوصی ہدایات دیں۔

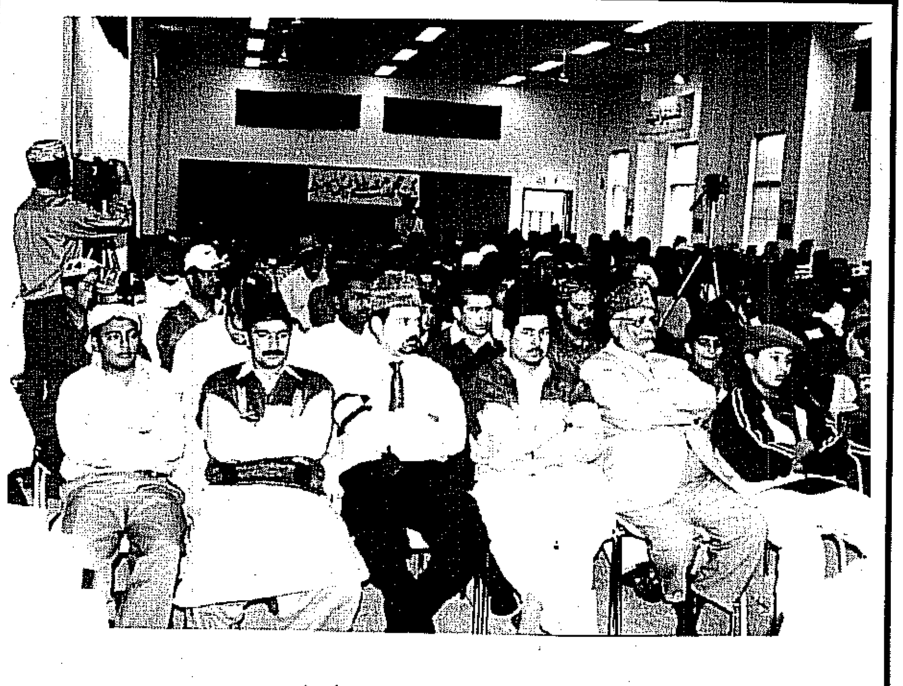

۱۸ویں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا ایک منظر

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶/جولائی ۲۰۰۲ء از صفحہ نمبر ۱

اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مخالفین ارادہ کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں اور اس کے لئے کئی مکر کام میں لاویں گے لیکن خدا تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرے گا۔ ناعاقبت اندیشوں نے اس سلسلہ کی قدر نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ارادوں کو پورا کرے گا اور اپنے سلسلہ کو ترقی دے گا۔ آنحضرت ﷺ اللہ کا نور ہیں اس لئے اس نور کو ہر وقت دل میں جگہ دیں اور اس کو یاد رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بار بار تسلی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو پانی مجھے پلایا ہے وہ میرے مخلصین کو بھی پلایا جائے گا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے میری تائید کی ہے اسی طرح میرے مخلص متبعین کی بھی اللہ تعالیٰ تائید فرمائے گا۔ خدائے قادر کے ارادے کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ خدا کا دین لازماً غالب ہو کر رہے گا اور اسلام کے ذریعہ سے ہی دنیا میں امن قائم ہوگا۔ اسلام کا حقیقی چہرہ دکھانے کے لئے میں آیا ہوں۔ یہ یاد رکھیں کہ صادق کبھی بزدل نہیں ہوتا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے متعدد الہامات بھی بیان فرمائے جن میں سے بعض کے الفاظ یوں تھے۔ ہم تیری تائید کرتے ہیں۔ لوگ خدا کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں لیکن ہم اس کو پورا کریں گے۔ خدا کی مدد آئے گی تو زمانہ رجوع کرے گا۔ تم نشان دیکھو گے۔ تجھے ملک عظیم دیا جائے گا اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اللہ کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ میں ہر قوم سے گروہ بھیجوں گا اور تجھے روشن کروں گا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ کا اختتام حضرت مسیح موعودؑ کے ان دعائیہ الفاظ پر کیا کہ اے قادر خدا لوگوں کو اپنی توحید کی طرف کھینچ لا اور مشرق و مغرب میں اپنی ہوا چلا۔ اور مبارک ہے وہ گھڑی جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ ۲/اگست ۲۰۰۲ء از صفحہ نمبر ۱

کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جب ہمارے امام قائم ظہور پذیر ہوں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشعار بھی پڑھ کر سنائے آپ فرماتے ہیں کہ:۔

پھولوں کو جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے　　چمکے اسی کا نور مہ و آفتاب میں
خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے　　کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

پھر حضور علیہ السلام کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا۔ اور اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے۔

اور حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو اس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ ارفع فرد ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کا بھی ذکر فرمایا۔

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02-35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

سو سال پہلے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ سے سنہ ۱۹۰۲ء کے سال کے بعض اہم ارشادات و واقعات

(مرتبہ: حبیب الرحمن زیروی)

(تیسری اور آخری قسط)

بات وہ کرنی چاہئے جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو

ایک شخص امرتسری نے حضرت اقدس کو بہت فحش اور گندی گالیاں دی تھیں۔ ایک باغیرت اور مخلص خادم نے اس کا جواب درشتی سے دینا چاہا تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

"جوش کے مقابلہ میں جوش ہو تو فساد کا باعث ہوتا ہے اور بات وہ کرنی چاہئے جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو۔ اگر ہم بدی کا جواب اس حد تک کی بدی سے دیویں تو پھر ہمارے کاروبار میں برکت نہیں رہتی۔ جوش اور اشتعال کے وقت کے لکھے ہوئے مضامین میں فصاحت و بلاغت جاتی رہتی ہے۔ فصاحت اور بلاغت نرمی کا بیٹا ہے۔ جس قدر نرمی ہوگی اسی قدر عبارت فصیح ہوگی۔ اہل حق کو درہم برہم نہ ہونا چاہئے۔ گندی بات قابل جواب ہی نہیں ہوا کرتی"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۷۰ جدید ایڈیشن)

......☆......☆......

جماعت کو نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کی نصیحت

۱۷/دسمبر ۱۹۰۲ء:

ظہر کے وقت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو نواب صاحب نے طاعون پر کچھ ذکر کیا جس پر حضورؑ نے ذیل کی تقریر فرمائی:

"ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے۔ اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آوے گا اور نہ منصوبہ اور حجت بازی کام آئے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے۔ یہ ہی امر غنیمت ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح کی جائے اور اس کا یہی وقت ہے۔ ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہئے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کر لیں۔ بہت مرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ دلالہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں۔ خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی یک مرتبہ ہی کرنی چاہئے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی۔ اور کوئی جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں بھی ہو جائیں گی۔ صحابہؓ پر جیسے سکینت اتری تھی ویسے ان پر اترے گی۔ صحابہؓ کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا مگر دل میں یہ تسلی ہو جاتی تھی کہ خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ دراصل سکینت اسی تسلی کا نام ہے۔ جیسے مَیں اگر طاعون زدہ ہو جاؤں اور گلے تک میری جان آ جائے تو مجھے ہرگز یہ وہم نہیں ہوگا کہ مَیں ضائع ہو جاؤں گا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ صرف وہی تعلق جو میرا خدا کے ساتھ ہے وہ بہت قوی ہے۔ انسان کے لئے ٹھیک ہونے کا یہ مفت کا موقع ہے۔ راتوں کو جاگو، دعائیں کرو، آرام کرو (لیکن) جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اس کی شاخیں ہیں۔ تھوڑے ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے لکھا ہے ﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ﴾ (العنکبوت:۳)۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۸۱ جدید ایڈیشن)

......☆......☆......

لوہے کی قلم اور تلوار

اصحاب میں سے ایک نے عرض کی کہ آیت ﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَھُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾۔ (الحدید:۲۶) سے معلوم ہوتا ہے کہ حدید نے اپنا فعل ﴿بَاْسٌ شَدِیْدٌ﴾ کا تو آنحضرت ﷺ کے وقت کیا کہ اس سے سامان جنگ وغیرہ تیار ہو کر کام آتا تھا مگر اس کے فعل ﴿مَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾ کا وقت یہ مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے کہ اس وقت تمام دنیا حدید (لوہے) سے فائدہ اٹھا رہی ہے (جیسا کہ ریل، تار، دخانی جہاز، کارخانوں اور ہر ایک قسم کے سامان لوہے سے ظاہر ہے)۔

حضرت اقدسؑ نے اس پر فرمایا کہ:

مَیں بھی سارے مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکھتا ہوں۔ مجھے بار بار قلم بنانے کی عادت نہیں ہے۔ اس لئے لوہے کے قلم استعمال کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے لوہے سے کام لیا۔ ہم بھی لوہے ہی سے لے رہے ہیں اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے۔

(حضرت اقدس جس قلم سے لکھا کرتے تھے وہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جس کی نوک آگے سے داہنی طرف کو مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی شکل تلوار کی سی ہوتی ہے۔ ایڈیٹر)

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۸۴ جدید ایڈیشن)

......☆......☆......

اس زمانہ میں آخر دعاؤں کے ساتھ مقابلہ ہوگا

حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"ہمارے پیغمبر خدا (ﷺ) نے جب تیرہ سال تک تلوار نہ اٹھائی تو مہدی کو کیسے حق پہنچتا ہے کہ جس حالت میں تیرہ سو سال سے لوگ دین سے ناواقف ہو گئے ہیں آتے ہی ان پر تلوار اٹھا لیوے اور اس سے اسے کیا فائدہ ہوگا؟

اگر امام مہدی نے لڑائی کے لئے آنا تھا تو اللہ تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے موافق پہلے مسلمانوں کی قوم کو جنگ آزمائی سے آگاہ کر دیتا اور ان کی طبائع کا میلان جنگ کی طرف ہوتا اور ایسے اسباب ہوتے کہ مسلمان جنگ میں مشاق ہوتے۔ مگر اہل اسلام کی موجودہ حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو جنگ سے کوئی اُنس نہیں اور جس قدر آج کل مہدی کے نام سے مدعی ہو کر یورپ کی اقوام سے جنگ کر چکے ہیں ان تمام نے شکستیں کھائی ہیں۔ ان تمام باتوں اور اسباب سے معلوم ہوتا ہے کہ ارادۂ الٰہی جنگ سے ہرگز نہیں ہے۔

یقین رکھو کہ جسمانی تلواروں کے ساتھ ان کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے گا۔ خود مسلم کی حدیث میں ہے کہ اس زمانہ میں آخر دعاؤں کے ساتھ مقابلہ ہوگا۔ جن کو نہ یہ روک سکتے ہیں اور نہ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور یہی دعائیں ہونگی کہ جن سے مخالفوں میں روحانی تبدیلی ہو جائے گی۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۹۹ جدید ایڈیشن)

......☆......☆......

یاجوج ماجوج کے لمبے کانوں سے مراد

یاجوج ماجوج کے ذکر پر فرمایا کہ:

"ان کے لمبے کانوں سے مراد جاسوسی کی مشق ہے جیسے اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ تار کا سلسلہ اور اخبار وغیرہ سب اسی میں ہیں۔

موجودہ علامات سے عقلمند جانتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا ارادہ جنگ کا ہوتا تو مسلمانوں کو نبرد آزمائی کے سامان میسر آتے اور ان میں قوت اور برکت بڑھتی مگر اہل اسلام تو دن بدن تنزل پر ہیں اور ان کی یہ حالت ہے کہ اگر ان کو سامان جنگ کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ یورپ کی سلطنتوں سے منگواتے ہیں اور خود نہیں تیار کر سکتے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۹۹۔ جدید ایڈیشن)

......☆......☆......

دشمنوں سے حفاظت کا مضمون

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۵ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۳۰/جون ۱۹۰۲ء کا ایک مکتوب درج ہے جو آپ نے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کو تحریر فرمایا تھا۔ آپ نے اس میں فرمایا:

"مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس جگہ سب خیریت ہے۔ دعا کا سلسلہ اسی طرح جاری ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل پر امیدیں ہیں۔ ؎

چو از راہ حکمت بہ بندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

کل کا نظارہ دیکھ کر مَیں خوش ہوا۔ میرے مکانوں میں چار بلیاں رہتی ہیں۔ ایک والدہ ہے اور تین اس کی بیٹیاں ہیں وہ بھی جوان اور مضبوط ہیں۔ کل کے دوپہر کے وقت مَیں اکیلا ادھر کے لان میں بیٹھا تھا کہ میرے دروازے کے آگے ایک چڑیا آ کر بیٹھ گئی۔ فی الفور بڑی بلّی نے حملہ کیا اور اس چڑیا کا سر منہ میں پکڑ لیا۔ پھر دوسری بلّی آئی اس نے یہ چڑیا پہلی بلّی سے لے کر اپنے قبضہ میں کر لی اور اس کا سر منہ میں پکڑ لیا اور زمین پر ایسا رگڑا کہ وہ حالت مارے رحم کے دیکھ نہ سکا اور دوسری طرف منہ کر لیا اور پھر جو مَیں نے دیکھا تو تیسری بلّی نے اس چڑیا کا سر اپنے منہ میں لے لیا اور اس وقت مجھے خیال آیا کہ غالباً سر کھایا گیا۔ اتنے میں چوتھی بلّی نے اس چڑیا کو لے لیا اور زمین میں اسے رگڑا۔ تب مَیں نے یقین کیا کہ چڑیا مر چکی اور سر کھا لیا گیا اور رگڑوں میں کئی دفعہ زمین پر گر پڑی۔ پھر ایک بلّی نے چاہا کہ اس چڑیا کے گوشت میں کچھ حصہ لے۔ اس نے اس چڑیا کو کھانے کے لئے اپنی طرف کھینچا شاید اس غرض سے کم سے کم نصف پہلی بلّی کے منہ میں رہے اور نصف آپ کھائے لیکن کسی سبب سے وہ چڑیا دونوں کے منہ سے نکل کر زمین پر جا پڑی اور گرتے ہی پھڑ کر کے اُڑ گئی۔ چاروں بلّیاں پیچھے دوڑیں مگر پھر کیا ہو سکتا ہے۔ وہ کسی درخت پر جا بیٹھی اور بلّیاں خائب و خاسر واپس آئیں۔ اس واقعہ کو دیکھ کر میرے دل کو بہت جوش آیا کہ اس طرح خدا تعالیٰ دشمنوں کے ہاتھوں سے چھوڑاتا ہے۔ تب مَیں نے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

سرطان (Cancer) کا مواد پیدا کرنے والے کھانوں سے
پرھیز کیجئے

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے سائنس دانوں نے اس بات کا سراغ لگالیا ہے کہ بعض اشیائے خوردنی میں وافر مقدار میں ایک کیمیکل پایا جاتا ہے جسے Acrylamide کہتے ہیں اور وہ سرطان کا باعث بنتا ہے۔

انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ یورپین قانون کے مطابق کھانے کی اشیاء کے پیکج میں ایک بلین میں سے ۱۰ حصوں تک یہ کیمیکل پایا جائے تو خطرہ کی کوئی بات نہیں مگر سائنس دانوں کے حالیہ تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ فرنچ فرائز یعنی فرائی کئے ہوئے آلو کے چپس میں یہ کیمیکل ۳۱۰ حصے فی بلین پایا گیا اور جن کھانوں کو بہت زیادہ فرائی کیا جائے یعنی Deep Fry یا بہت زیادہ درجہ حرارت پر لمبے وقت تک فرائی کیا جائے تو اس سے بھی زیادہ کیمیکل پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان کی دریافت کے مطابق فرائی کی ہوئی مچھلی ، چپس، کرسپس (Crisps) اور روسٹ کیا ہوا گوشت مضر صحت کھانے ہیں جن سے پرہیز کرنا لازمی ہے کیونکہ ان کے کھانے سے سرطان کا مواد ہمارے جسموں میں چلا جاتا ہے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کونسی غذا کھائی جائے تو اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اُبلی ہوئی سبزیاں، سلاد، گاجریں، پھل اور بھاپ میں تیار شدہ مچھلی عمدہ غذا ہے جو سرطان کے علاوہ دل کی بیماریوں اور فربہ پن سے بھی بچاتی ہے۔

ایک حالیہ سروے سے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی لوگ اب پہلے سے زیادہ فربہ ہو رہے ہیں اور تناسب کے لحاظ سے امریکہ کے بہت قریب ہو چکے ہیں جہاں موٹاپا ایک بیماری بن چکی ہے۔ سروے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ میں چار سال کی عمر کے بچوں کا دسواں حصہ موٹاپے کی بیماری میں مبتلا ہے اور موٹاپے کی وجہ سے وہ دل کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

غذا میں Acrylamide کا سراغ لگانے کے لئے گزشتہ دنوں جنیوا میں ایک سہ روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دنیا کے چوٹی کے سائنس دانوں اور صحت کی عالمی تنظیم کے خوراک کے ماہرین نے اشیائے خوردنی مثلاً آلو کے چپس یعنی فرنچ فرائز اور زیادہ کاربوہائیڈریٹس والے کھانوں میں کینسر پیدا کرنے والے کھانوں سے متعلق سویڈن کے سائنسدانوں کے حاصل کردہ نتائج کا جائزہ لیا جن کی دریافت کے مطابق آلو اور گوشت تلنے سے ان میں محفوظ لیول سے چار سو گنا زیادہ کیمیکل پیدا ہوتے ہیں۔

بعض حفظان صحت کے اداروں اور وکلاء نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میکڈونلڈ اور برگر کنگ کے پیکٹوں پر بھی اسی طرح ہیلتھ وارننگ شائع ہونی چاہئے جیسا کہ سگریٹ کے پیکٹوں پر شائع کی جاتی ہے۔

سائنس دان اس بات پر متفق ہیں کہ اس معاملہ میں اور زیادہ تحقیق کی ضرورت ہے اور یہ تحقیق جلد مکمل ہونی چاہئے تاکہ عوام کو جلد صحیح صورت حال کا اندازہ ہو سکے۔ ایسی صورت حال میں سرطان کی بیماری کا علاج کرنے والے ماہرین یہ مشورہ دیتے ہیں کہ لوگ تازہ سبزیاں اور پھل کا استعمال زیادہ کریں۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اشیاء بھی آپ کو سرطان کے زہریلے مواد سے بچا سکتی ہیں۔

(۱)...... ٹماٹر: دن میں تین مرتبہ ٹماٹر کھانے سے غدود کا سرطان نہیں ہوتا۔ ٹماٹر کی چٹنی Ketchup، Pasta Sauce اور Pizza کے اوپر ٹماٹر کا استعمال بھی بہت مفید ثابت ہوگا۔

(۲)......: Prunes, Strawberries یعنی خشک آلو بخارہ، کشمش، Cherries، Blue berries, Black berries, اور Raspberries بھی بہت مفید ہیں۔ ان میں ایک کیمیکل Caumarins موجود ہوتا ہے جو سرطان کے مواد کو ختم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

(۳)...... لہسن: امریکہ میں کی گئی ایک تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ جو لوگ ہفتہ میں دو سے زیادہ بار لہسن کا استعمال کرتے ہیں وہ ان لوگوں سے جو بالکل لہسن استعمال نہیں کرتے نسبتاً ۵۰ فیصد کم آنتوں کے سرطان میں مبتلا ہوتے ہیں۔

(۴)...... گوبھی کی اقسام Cabbage اور Broccoli: گوبھی کی ان اقسام میں کافی مقدار میں Glucosinolates موجود ہوتا ہے جس کے کھانے سے سرطان کے ضرر کا ۵۰ فیصد ختم ہو جاتا ہے۔ گوبھی آنتوں کے سرطان اور چھاتی کے سرطان کی مدافعت میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(۵)...... Brazil Nuts: ان میں Selenium کی کافی مقدار ہوتی ہے۔ ۱۹۹۶ء کی ایک تحقیق کے مطابق اس کے استعمال سے غدود کے سرطان کو کافی حد تک روکا جا سکتا ہے۔

(۶)...... مچھلی: وہ مچھلی جس میں تیل وافر مقدار میں ہوتا ہے مثلاً Solomon، Herring اور Mackeral یہ سب سرطان کے خلیوں کی افزائش میں رکاوٹ ڈالتی ہیں۔

(۷)...... سبز چائے: دن میں صرف ایک کپ سبز چائے پینے سے سرطان کے خلیوں کی افزائش رک جاتی ہے۔

(۸)...... پانی: مثانہ میں سرطان سے بچنے کے لئے زیادہ مقدار میں پانی پینا بہت مفید ہے۔ حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق دن میں کم از کم ۸ کپ پانی پینا چاہئے۔

(۹)......: اسپرین: تھوڑی مقدار میں اسپرین کے استعمال سے نہ صرف دل کی بیماریوں کا خطرہ نہیں رہتا بلکہ پھیپھڑوں اور انتڑیوں کے سرطان سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

(سنڈے ٹائمز میں شائع شدہ آرٹیکلز سے ماخوذ)
(مرسلہ: رشید احمد چوھدری)

بورکینا فاسو کے ریجن برومو (Boromo) میں
ریجنل جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(ضیاء الرحمن طیب - مربی سلسلہ بورکینا فاسو)

بورکینا فاسو کے برومو (Boromo) ریجن کا جلسہ سالانہ مورخہ ۱۵/فروری ۲۰۰۲ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سے قبل برومو کے گردونواح میں قریباً تیس دیہات کو جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ نیز ریجن کے تمام سرکاری نمائندگان اور تمام مساجد کے اماموں کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔

یہ جلسہ اس ریجن کی ایک جماعت Heredlugou میں منعقد ہوا۔ ۱۴/فروری کو جلسہ میں شرکت کے لئے آنے والے مہمانوں کے ساتھ تبلیغی وتربیتی مجالس ہوئیں۔ اسی طرح انتظامات کے سلسلہ میں خدام کے ساتھ ایک میٹنگ بھی ہوئی۔

۱۵/فروری کو جلسہ سالانہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مقامی زبان میں قرآن کریم کا درس ہوا۔

جلسہ کے آغاز کے لئے صبح نو بجے کا وقت مقرر تھا۔ وقت مقررہ پر لوگوں کی آمد شروع ہوئی۔ جلسہ کی کارروائی دس بجے شروع کردی گئی۔ مکرم بشارت احمد صاحب نوید اس جلسہ میں امیر صاحب کے نمائندہ کے طور پر تھے۔ آپ نے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

تلاوت قرآن کریم لوکل مشنری زالہ طاہر صاحب نے کی۔ اس کے بعد ایک مہمان معلم عبدالرحمٰن صاحب نے مورے زبان میں سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسری تقریر ہمارے مہمان لوکل مشنری ساتو عبدالحئی صاحب نے کی۔ آپ نے جولا زبان میں "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم بشارت احمد نوید صاحب نے "قرآنی بشارات کی روشنی میں احمدیت کی سچائی" پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد جمعہ ادا کیا گیا۔ مکرم بشارت احمد نوید صاحب نے خطبہ جمعہ میں "مالی قربانی اور چندہ کی اہمیت" بیان کی۔

اس کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جو ساڑھے چار بجے تک چلتی رہی۔ بعدہ خاکسار نے تمام مہمانوں اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد جلسہ میں شامل ہونے والوں کو الوداع کہا گیا۔

اس جلسہ میں ۲۲ جماعتوں کے ۳۵۰ نمائندگان نے شرکت کی۔ ان میں گیارہ امام تھے۔

صرف ایک بات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"روزانہ جو الفضل چھپتا ہے اس میں سے ایک بات اگر آپ کو ایسی ملے جو آپ کی زندگی میں حسن پیدا کرنے والی ثابت ہو تو سال میں شاید ۳۶۰ یا اس سے چند کم اتنی باتیں مل گئیں۔ لوگ کہہ دیتے ہیں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ میں بھی کہتا ہوں، الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں (بعض لوگ) کہ اگر الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا نہیں ہوگا تو اس کو لے کے پڑھنے کی کیا ضرورت۔ میں کہتا ہوں کہ اگر الفضل کا ایک مضمون بھی اعلیٰ پایہ کا ہے تو اسے لے کے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں۔ میں کہتا ہوں اگر الفضل میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں ایک بات ایسی لکھی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو اس فائدہ کو ضائع نہ کریں آپ۔ اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے"۔ (از خطاب ۲۷/دسمبر ۱۹۷۹ء
الفضل ۲۴/فروری ۱۹۸۰ء صفحہ ۲)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

دانشمندِ مشرق۔ مغرب میں

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تیسری قسط)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کے قیام لندن کی دلچسپ روئیداد پر مشتمل یہ مضمون ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے اکتوبر ۱۹۲۶ء کے شمارہ میں شائع ہوا اس میں آپ لندن مشن کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

لندن مشن کی حالت

خداتعالیٰ کے فضل سے ہمارا تبلیغی مرکز لنڈن اب بہت مضبوط ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ مسجد فضل (جس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہاتھ سے رکھی اور جس تقریب پر خاکسار عرفانی کو بھی شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی اور اس کی کھدائی کے کام میں حصہ لینے کا شرف نصیب ہوا اور اب افتتاحی تقریب کی سعادت کا بھی متوقع ہوں) بن چکی ہے اور بہت ممکن ہے کہ اس مضمون کے شائع ہونے تک اس کا افتتاح بھی ہو چکا ہو۔ اس مسجد کا اتنے عرصہ تک تیار نہ ہونا اور اب ایسے وقت میں کہ ہم مالی مشکلات میں تھے اس سے بن جانے کے سامان میسر ہو جانا بتاتا ہے کہ خداتعالیٰ نے ایک جماعت کثیر کے پیدا کرنے کے وقت کو قریب کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو ایک غیر معمولی شوق پیدا ہو رہا ہے۔ بعض اوقات لوگ بے خود ہو جاتے ہیں کہ اندر آکر اس کا معائنہ کریں۔ اور بھی بعض امید افزا حالات ہیں جن کا اظہار میں سردست غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ تو ایک حالت ہے۔

دوسری طرف ہماری مشکلات اور مخالفت کا سلسلہ ہے۔ مشکلات تو یہی ہیں کہ جس قدر تبلیغی ذرائع اور اسباب ہمارے ہاتھ میں ہونے چاہئیں وہ تمام و کمال ہمیں میسر نہیں۔ ان مشکلات کے ساتھ ایک مخالفت کا سلسلہ ہے اور مجھے بہت افسوس سے یہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ یہ مخالفت ایسے رنگ میں کی جاتی ہے کہ کوئی دردِ اسلام رکھنے والا ...... اسے گوارا نہیں کر سکتا۔ ووکنگ مشن کھلم کھلا ہمارا دشمن ہے اس لئے کہ وہ تبلیغ احمدیت کو پسند ہی نہیں کرتا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

لندن میں مسجد کا تیار ہو جانا اور ایسی مسجد کا تیار ہو جانا جو حقیقی طور پر خانۂ خدا ہو گی اور جہاں پر ہر شخص کو خدائے فرید کی عبادت کی اجازت ہو گی اس کے لئے نہایت تکلیف دہ امر ہے۔ ووکنگ میں جمعہ کی نماز (جہاں تک مجھے علم ہے) نہیں ہوتی اور جمعہ کے لئے ان کو لنڈن میں آنا پڑتا ہے جہاں ایک رقم کے سود سے ایک ہال کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ اس کی علتِ غائی جو کچھ بھی ہے ظاہر ہے۔ اور اب ایک اور مسجد ضرار کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ میں مسجد ضرار اس لئے کہتا ہوں کہ وہ محض اس مسجد کی مخالفت کے لئے ہے۔ اس میں کہاں تک کامیابی ہو گی یہ حالات بتائیں گے۔ میں ابھی کچھ نہیں کہتا۔ پس مخالفت کا ایک سلسلہ ہے جو دن رات جاری رہتا ہے۔ ہم اس مخالفت سے گھبراتے نہیں اور نہ اس کی پرواکرتے ہیں مگر نتائج تبلیغ کے لئے ان حالات و مشکلات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

یورپ میں قبول اسلام کی روح موجود ہے

ان مشکلات میں امید کی شعاع نمایاں ہے اور وہ یہ ہے کہ یورپ میں قبول اسلام کی روح موجود ہے۔ اس وقت مغرب میں دراصل اسلام کی تعلیم کا بہت بڑا حصہ اعلیٰ طور پر پایا جاتا ہے مگر وہ لوگ واقف نہیں ہیں کہ ان کے نئے نئے یہ ہدایات محض اسلام کی روشنی میں ملتی ہیں۔ عیسائیت سے وہ عملاً بیزار ہیں۔ گو قومی رنگ میں وہ عیسائی ہیں لیکن اعتقادی روح عیسائیت کے خلاف ہے۔ ایک طرف عیسویت سے بیزاری دوسری طرف عملیات میں اسلام کی تعلیم کا آجانا یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر ہم ایک منظم کوشش کے ساتھ اشاعت اسلام کریں تو حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ یورپ میں قبول اسلام کی استعداد اور روح موجود ہے یہ میں محض خیالات کی بنا پر نہیں کہتا بلکہ واقعات و حالات میرے مشاہدات اور تجربہ نے یہ بتایا ہے۔

میں ایک روز پادری وائٹ بریخٹ صاحب، جو ایک زمانہ میں بٹالہ میں مشنری رہے ہیں اور فتح مسیح کے مقابلہ کے وقت بٹالہ میں تھے قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ان کو عزت ملاقات نصیب ہوئی کی دعوت پر یونانی انجیل کے قدیم نسخے دیکھنے کے لئے برٹش میوزیم گیا۔

وہاں بعض آدمیوں نے اس امر کو خصوصیت سے نوٹ کیا کہ پادری وائٹ بریخٹ کی حیثیت کا آدمی میرے جیسے درویش کے لئے اس قدر دوڑ دھوپ کرتا اور عزت و احترام سے پیش آتا ہے۔ قدرتی طور پر انہوں نے تعجب کیا اور ایک قسم کی کیوریاسٹی (Curiasity) پیدا کر دی۔ برٹش میوزیم میں زیادہ تر تعداد علمی مذاق کے لوگوں کی جاتی ہے۔ غرض جب ہم ان نسخہ جات کو دیکھ کر فارغ ہو چکے تو چائے نوشی کے لئے برٹش میوزیم ہی کے ریسٹورنٹ میں چلے گئے اور وہاں کچھ عرصہ تک مصروف گفتگو رہے۔ وہاں سے نکل کر ہم ایک دوسرے سے رخصت ہو کر اپنی اپنی منزل مقصود کو روانہ ہوئے۔ برٹش میوزیم کے بالکل متصل ہی ایک کتب خانہ ہے (فروختنی کتب کا)۔ میں وہاں کھڑا ہوا بعض کتابوں کے ان صفحات کو دیکھ رہا تھا جو شیشہ میں نمایاں تھے کہ اتنے میں ایک صاحب نے آکر سلام کیا اور اس طرح پر مجھے خطاب کرنے کے لئے معذرت کی۔ میں نے اس کے سلام کا جواب دے کر اپنی توجہ ان کی طرف کی تو انہوں نے مجھ سے سلسلہ کلام شروع کر دیا۔

نو وارد: آپ کس ملک سے آئے ہیں؟

میں: میں ہندی ہوں۔

نو وارد: میں نے چائے کے کمرہ میں آپ کی باتوں کو بہت دلچسپی سے سنا تھا اور مجھے خواہش پیدا ہوئی کہ آپ سے گفتگو کروں مگر اس وقت میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ آپ ایک ریورنڈ (پادری صاحب) سے باتیں کر رہے تھے۔ اور میں موقعہ کا منتظر تھا۔ میں آپ کو بلاوجہ تو نہیں روک رہا ہوں؟ میں اس دخل کے لئے معذرت کرتا ہوں۔

میں: میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرے جیسے اجنبی سے کلام کرنا پسند کیا۔ آپ نے خوشگوار دخل دیا ہے جسے کے لئے مجھے آپ کا شکر کرنا چاہئے نہ کہ آپ کو معذرت۔ میں اس Detention کو لطف افزالیقین کرتا ہوں۔

نو وارد: آپ عیسائی ہیں؟

میں: اگر آپ کی مراد ہے کہ میں کرائسٹ (Christ) کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتا ہوں یا اس کے خون کو نجات انسانی کا ذریعہ سمجھتا ہوں یا یہ کہ وہ صلیب پر مر گیا تھا اور پھر جی اٹھا تھا اور پھر دوبارہ آئے گا تو میں عیسائی نہیں ہوں۔ لیکن اگر یہ مان کر کہ وہ خداتعالیٰ کے ایک نبی تھے اور انہوں نے عظیم الشان نبی کے آنے کی پیشگوئی کی اور اپنے دوبارہ آنے کو اس نبی کی امت کے ایک فرد کی صورت میں ظاہر کیا تو میں ان باتوں کو مانتا ہوں اور ان کی دونوں پیشگوئیوں پر ایمان لاتا ہوں۔ یعنی وہ نبی بھی آگیا اور وہ شخص بھی آگیا جس کو عیسیٰ مسیح کے نام سے آنا تھا۔ اس پہلو سے میں عیسائی ہوں اور سچا عیسائی ہوں۔

نو وارد: آپ نے ایک ایسا معمہ میرے سامنے پیش کر دیا ہے کہ میں مجبور ہوں آپ سے کچھ اور پوچھوں، اگر آپ اجازت دیں۔

میں: شوق سے مجھے خوشی ہو گی کہ میں آپ کا جواب دوں۔

نو وارد: یہ آپ نے کیا کہا کہ مسیح نے نبی کی پیشگوئی کی تھی اور ان کی دوبارہ آمد اس نبی کے متبعین میں بطور پیشگوئی بیان کی تھی۔

میں: میں نے تو بہت سیدھی بات کی تھی کہ ...... مسیح ایک نبی تھا اور اس نے اپنے بعد ایک عظیم الشان نبی کے آنے کی پیشگوئی کی تھی جو نبی عرب ﷺ کے وجود میں پوری ہوئی۔ اور اپنی دوبارہ آمد کے متعلق اس نے یوحنا کا ایلیا کے رنگ میں آنا بتا کر سمجھا دیا تھا کہ دوبارہ آمد اسطرح پر ہو گی۔ پس میں ان کو خدا کا نبی مانتا ہوں اور ان دونوں آنے والوں پر ایمان لاتا ہوں اور میں مسلمان ہوں۔

نو وارد: آہ! آپ محمڈن ہیں؟

میں: قرآن کریم نے جو خداتعالیٰ کا آخری اور زندہ کلام ہے ہمارا نام اور ہر ماننے والے کا نام مسلم رکھا ہے جو ہمارے مذہب کی حقیقت کو بتاتا ہے۔

نو وارد: یہ کس طرح؟

میں: اسلام کے معنی ہیں خداتعالیٰ کا فرمانبردار ہو جانا اور اپنے وجود سے دوسروں کے لئے موجب امن و صلح ہو جانا۔ مسلم وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسروں کو امن ہو۔ جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے۔ یہ ایک ادنیٰ حقیقت اسلام کی ہے۔ ورنہ وہ انسان کو بہت اعلیٰ مقام پر لے جانا چاہتا ہے جو انسان کے پیدا ہونے کی اصل غرض ہے۔

نو وارد: اس تعریف اسلام کے لحاظ سے تو یہ بہت عمدہ معلوم ہوتا ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ اسلام ہمارے ملک کے موافق نہیں۔ مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب۔

میں: یہ تو سچ ہے کہ مشرق مشرق ہے مگر آپ کو معلوم ہے کہ روشنی مشرق سے ہی آتی ہے اور مغرب میں آکر ڈوب جاتی ہے لیکن آخری زمانہ میں آفتاب مغرب سے ہی نکلے گا۔

نو وارد: یہ تو نیچر کے خلاف ہے۔

میں: اس سے یہ مراد نہیں کہ سچ مچ آفتاب نکلے گا۔ آفتاب تو اب بھی نکلتا ہے (گو آپ کے یہاں تو سورج بہت کم نکلتا ہے، یہ ایک لطیفہ کے طور پر میں نے کہا کیونکہ آفتاب تو بہت ہی کم دکھائی دیتا ہے) اس سے مراد یہ ہے کہ مغربی لوگ اس حقیقی نور کو جو مشرق سے آتا ہے قبول کر لیں گے۔

نو وارد: اگرچہ آپ چائے پی چکے ہیں لیکن کیا آپ پسند کریں گے کہ ہم وہاں چل کر تھوڑی دیر بیٹھ کر بات چیت کریں اور چائے بھی پئیں۔

میں: .It is not bad idea یہ بُرا خیال نہیں ہے۔

پھر ہم اس ریسٹورنٹ میں جا پہنچے اور چائے کے گھونٹوں کے ساتھ مکالمہ جاری رہا۔

میں: میں نے کہا کہ آخری زمانہ میں مغرب سے آفتاب نکلنے کی پیشگوئی تھی اور اس سے یہ مراد ہے کہ مغربی لوگ اسلام کو قبول کر لیں گے۔ اور اس کا تعلق مسیح کی دوبارہ آمد سے ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مسیح کا وجود خدا کی کتابوں میں ایک خاص شہرت رکھتا ہے یہودی اس کے منتظر اب تک ہیں۔ مسیحی دوبارہ آمد کے قائل ہیں۔ مسلمانوں میں بھی اس کی ایک بشارت ہے لیکن یہ سب کچھ ہو چکا۔ آنے والا آگیا اور وہ اسلام کو زندہ ثابت کرنے کے لئے آیا۔

نووارد: آپ اسلام کی بشارت دیتے ہیں؟

مَیں: اسلام کی بشارت تو ہر انسان کی فطرت دیتی ہے اس لئے خدا کی آخری اور زندہ کتاب میں اسلام کا دوسرا نام فطرت رکھا ہے اور اس کو نہایت قوی بتایا ہے (الدِّیْنُ الْقَیِّم)۔

نووارد: آپ مجھے معاف کریں اگر میں یہ کہوں کہ اسلام اس ملک کے حسب حال نہیں ہے؟

مَیں: آپ مجھے معاف کریں گے اگر مَیں یہ کہوں کہ اسلام انسانوں کے لئے ہر جگہ مناسب اور موزوں اور صحیح مذہب ہے۔ جہاں انسان نہ بستے ہوں، جانور ہوں وہاں بے شک اس کا دخل نہیں۔ اور جانوروں پر کوئی قانون نہیں ہے۔ اور مَیں نہیں سمجھتا کہ آپ لوگ یہ سمجھتے ہوں کہ آپ انسان نہیں۔ مَیں ایک بار اور اس صاف گوئی کے لئے معذرت کرتا ہوں مگر مجھے اس کے کہنے کے سوا اور چارہ نہ تھا۔

نووارد: اوہ! نہیں۔ آپ آزادی سے کہئے مَیں پسند کرتا ہوں۔ یہ تو بہت پر لطف ہے۔ تو کیا آپ ہم کو انسان نہیں سمجھتے یا یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام قبول کر لیں گے۔

(اگرچہ ہم دونوں باتیں کر رہے تھے لیکن میری آواز معمولی سے اونچی ہے اس لئے دوسروں کو بھی متوجہ کر لیتی تھی)

مَیں: مَیں تو آپ کو انسان اور اعلیٰ درجہ کے انسان سمجھتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ آپ لوگ اسلام کے بغیر رہ سکتے ہی نہیں اور ایک حد تک آپ مسلمان ہیں گو آپ کو نہیں معلوم!

نووارد: آپ جو بات کرتے ہیں میری حیرت کو بڑھا دیتے ہیں۔

مَیں: حیرت کی تو کوئی بات نہیں یہ تو ایک فیکٹ (Fact) ہے۔

نووارد: ہم تو اسلام کو نہیں مانتے پھر ہم کیونکر مسلمان ہیں؟

مَیں: مَیں نے کہا ہے کہ ایک حد تک۔ اور آپ کا اپنے آپ کو مسلمان نہ ماننا صرف اس لئے ہے کہ آپ جانتے نہیں اسلام کیا ہے؟ آپ ایک حد تک اسلام پر عمل کرتے ہیں۔

نووارد: یہ اور بھی غلط ہے۔

مَیں: اب مَیں آپ کو بتاتا ہوں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ غلطی کہاں ہے۔ میرے بیان میں یا آپ کے کلام میں۔ (زیادہ صفائی سے آپ کے فہم میں)

نووارد: بہت اچھا۔

مَیں: اسلام بتاتا ہے کہ انسان کو ہر قسم کی غلاظت سے دور رہنا چاہئے اور پاک صاف رہنا چاہئے۔ پھر وہ صفائی اور طہارت کے لئے ایک کوڈ دیتا ہے مَیں وہ بیان نہیں کروں گا نہ وقت چاہتا ہے۔ آپ جو صفائی اور نظافت کو ہر وقت اپنے لباس، مکان اور ہر چیز میں ضروری سمجھتے ہیں، یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ پس اس پر عمل کرنے کے لحاظ سے آپ مسلم ہیں یا نہیں؟

نووارد: ہاں اگر اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔

مَیں: مَیں تو دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اسلام کی تعلیم اور اس کا ضابطہ صفائی کے متعلق اتنا مکمل ہے کہ آج تک کی تمام تحقیقات اور طریقے اس میں آجاتے ہیں جو چودہ سو برس کے قریب عرب کے ملک میں لکھایا گیا۔ یہ ایک بات ہے۔

اسلام کہتا ہے کہ جب تم کسی دوسرے کے گھر پر ملاقات کے لئے جاؤ تو اجازت لو اور اس پر سلام کرو۔ اجازت ہو تو داخل ہو ورنہ واپس آؤ۔ اب آپ کے یہاں نوکر، بیٹا، بیوی، ماں، باپ غرض ہر شخص دروازہ پر دستک دیتا ہے اور اجازت چاہتا ہے۔ یہ سوسائٹی کا ایک بہترین قانون ہے مگر یہ تو اسلام کی تعلیم ہے۔ جو شخص اس کو مانتا ہے وہ اس حصہ میں مسلم ہے یا نہیں؟

نووارد: اسلام میں یہ بھی تعلیم ہے؟

مَیں: یہی نہیں اور بہت سی تعلیمات ہیں۔ ایک اور سن لو۔ وہ کہتا ہے کہ راستوں سے ہر دکھ دینے والی چیز کو دور کرنا اسلام ہے۔ یہ سڑکیں، یہ پولیس کا انتظام، راستوں کا بتانا، حوادث سے محفوظ کرنا۔ یہ سب اس ایک حکم میں داخل ہے۔ اب فرمایئے کیا اس حصہ میں یورپ مسلمان ہے یا نہیں؟

نووارد: اگر ایسا ہے تو کیا حرج ہے کہ مسلمان کہہ دیا جائے۔

مَیں: بات یہی ہے یورپ والے جانتے نہیں کہ ان کی زندگی کا کتنا حصہ اسلامی ہے اور اسلام کیا کچھ اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ اگر ایک شخص کو معلوم نہ ہو کہ ملیریا کو دور کرنے والی کونین ہے لیکن ملیریا میں وہ اس کا استعمال کرے اور بخار اتر جاوے تو کونین کے کونین ہونے میں اس لئے شبہ نہیں ہوگا کہ اس شخص کو معلوم نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یورپ میں اسلام کو پیش کیا ہے عیسائی مشنریوں نے یا یورپ کے پولی ٹیشنوں نے۔ مشنریوں نے مذہبی حیثیت سے اسلام کی غلط تصویر پیش کی۔ سیاسی لوگوں کو اسلام سے سیاسی مگر خیالی خطرہ رہا اور انہوں نے اسلامی حکومتوں کی دشمنی کے خیال سے اسلام کو غلط رنگ میں پیش کر کے ایک قوم متنفرین اسلام (Islam Haters) کی پیدا کر دی۔ یہ صرف مشنریوں اور پولی ٹیشنوں کا قصور ہے کہ انہوں نے اہل ملک کو غلط راستہ پر ڈال دیا۔ مگر اسلام چونکہ فطرت ہے اس نے اپنا عمل کیا اور باوجود ان کوششوں کے لوگ موجودہ عیسائیت سے بیزار ہو رہے ہیں اس لئے کہ وہ قدرتی تعلیم نہیں اور عملی رنگ میں اسلام کے قریب ہو رہے ہیں۔ ہاں بہت سی باتیں اسلام کے صریح خلاف ہیں لیکن قدرت وہاں بھی کام کر رہی ہے اور وہ اس قوم سے جلد یا بدیر دور ہو جائیں گی اور وہ صحیح معنوں میں مسلم ہو جائیگی۔

نووارد: کیا آپ ایسا خیال کرتے ہیں؟

مَیں: خیال نہیں، مَیں متیقن ہوں کہ ایسا ہی ہوگا۔ خداتعالیٰ کا یہ منشاء ہے اور یورپ مجبور ہو جائے گا کہ اسلام کو قبول کرے۔

نووارد: کیا آپ کے خیال میں کوئی بڑی جنگ ہوگی اور مسلمان اکٹھے ہو کر حملہ کر دیں گے؟

مَیں: مَیں تو کسی جنگ کی پیشگوئی نہیں کر رہا ہوں اور نہ اسلام کو تلوار سے پھیلایا گیا اور نہ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام تو کہتا ہے ﴿لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ﴾ بلکہ وہ کامن سنس (Common Sense) کو اپیل کرتا ہے اور کہتا ہے حق اور باطل عیاں رہتا ہے۔ ہر شخص جو سمجھنا چاہے آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کیا آپ اس کو نہیں سمجھتے۔ یہ بہت واضح امر ہے۔ جب مَیں کہتا ہوں کہ یورپ مجبور ہو جائے گا تو میری مراد یہ ہے کہ حالات اس کو امن اور آرام اسلام کے قبول کرنے کی طرف لے آئیں گے۔ مَیں شاید اس کو واضح نہیں کر سکا۔ مثال دیتا ہوں۔ ایک زمانہ تک آپ کے اہل ملک کا خیال تھا کہ سالی سے شادی جائز نہیں لیکن ملکی ضروریات اور حالات نے اسے مجبور کر دیا کہ وہ اس قانون کو منسوخ کر کے اس کی اجازت دے۔ اب طلاق کا مسئلہ ہے۔ موجودہ قانون نہایت تکلیف دہ اور سوسائٹی کے اخلاق کو بگاڑنے والا ہے کیونکہ طلاق بغیر زنا کے نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ بعض اور صورتیں بھی طلاق کی ضرورت پیدا کر سکتی ہیں مثلاً عورت ہمیشہ بیمار رہتی ہو، بدمزاج اور لڑاکی ہو، اولاد نہ ہوتی ہو۔ اور دوسری شادی بغیر طلاق نہ ہو سکتی ہو تو یہاں طلاق کے لئے پھر زنا کرنا پڑتا ہے اور اس کا ثبوت بعض اوقات خود مرد ہوٹل کے بلوں کی صورت میں اپنی بیوی کو بھیج دیتے ہیں۔ لیکن اگر اصولی مسئلہ طلاق پر عمل کر لیا جاوے تو ساری دقتیں حل ہو جائیں۔ سوسائٹی جب ان مشکلات کو محسوس کرے گی تو وہ لازماً اس طرف جائے گی اور ایسا قانون بنانا پڑے گا۔ اسی طرح کثرت ازدواج کا مسئلہ ہے۔ غرض مَیں جہاں تک سمجھتا ہوں اسلام کی طرف آپ لوگ آرہے ہیں باوجودیکہ آپ اس کے دشمن ہیں۔

نووارد: نہیں نہیں، آپ ایسا خیال نہ کریں۔ ہم آزاد خیال لوگ ہیں۔ اسلام کو Civilisation کا دشمن کہا جاتا ہے۔

مَیں: یہ بہت لمبا مضمون ہے کہ سویلائزیشن کیا چیز ہے؟ اسلام اور سویلائزیشن دشمن ہیں یا حقیقی سویلائزیشن اسلام سکھاتا ہے۔ غلطی اور دھوکہ یہاں لگتا ہے کہ ہم سویلائزیشن کی غلط تعریف کرتے ہیں۔ آپ یقیناً برا نہیں منائیں گے اور مجھے اس صاف کہنے پر معاف کریں گے کہ آپ کی سویلائزیشن بناوٹی اور نمائشی ہے اور جہاں تک اس میں حقیقت ہے وہ اسلام سے آئی ہے جیسا کہ ابھی مَیں نے آپ سے آداب ملاقات وغیرہ کے تذکرہ سے بتایا۔

نووارد: مَیں آپ کی مہربانی کا بہت شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس قدر موقعہ دیا۔

یہ پادری صاحب آپ کے کب سے واقف ہیں اور جب آپ کہتے ہیں کہ پادریوں نے اسلام کو دشمنی کے رنگ میں پیش کیا تو آپ ان کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے؟

مَیں: یہ پادری صاحب ہندوستان میں رہے ہیں میرے واقف ہیں۔ اسلام دنیا میں امن اور صلح کا مذہب ہے اس کی نظر میں دشمن کوئی ہو نہیں سکتا۔ اس لئے گو پادری اور سیاسی لوگ اسلام کے دشمن ہیں ان معنوں میں جو آپ سمجھتے ہیں مگر وہ مسیح کی اس تعلیم پر کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو عمل نہیں کرتے۔ تو ہم اس سے بہت اونچا لے جانا چاہتے ہیں کہ کسی کو دشمن سمجھو ہی نہیں۔ دشمن کے خیال سے ہی الگ ہو جاؤ۔ مَیں نے آپ کو بتایا تھا کہ مسلم وہ ہوتا ہے جو اپنے ہاتھ اور زبان سے دوسروں کو امن دے۔ اور جو کچھ اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے۔ گویا اپنی شخصیت اور دوسروں کی شخصیت میں بھلائی کے لئے فرق ہی نہ کرے۔ ایک ہی وجود سمجھے تو دشمنی کا درجہ کہاں رہا۔ آپ اگر غور کریں گے تو اس میں آپ کو اسلام کے بلند مقام کا نشان ملے گا۔

نووارد: مَیں نے آپ سے بہت عجیب باتیں سنی ہیں اور بہت دیر تک آپ کو روک رکھا جس کا مجھے افسوس ہے۔

مَیں: مَیں تو ایسی روک کو بہت خوشگوار یقین کرتا ہوں۔ کیا آپ اجازت دیں گے کہ مَیں پوچھوں آپ یہاں کیا کام کرتے ہیں؟

نووارد: جیسا کہ آپ قیاس کر سکتے ہیں مَیں ایک طالبعلم ہوں (عرفانی۔ عام معنوں میں نہیں)۔ مَیں برٹش میوزیم میں مصر قدیم کے متعلق لیکچروں کے سلسلہ میں شامل ہونے کے لئے آیا کرتا ہوں۔ (برٹش میوزیم میں اس قسم کے لیکچر روزانہ ہوتے ہیں۔ عرفانی) قوموں کی قدیم تہذیب کے مطالعہ کا شوق ہے۔

مَیں: یہ ایک دلچسپ چیز تو ہے مگر انسان کی زندگی کی اصل غرض کو معلوم کرنا چاہئے کہ وہ کیا ہے۔ اور ہم اس کو کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ نرے کھلونے ہیں جیسے کسی بچہ کو ریچھ پسند آجاتا ہے

الحمد للہ، الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de

MICROSOFT PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER, GERMANY.

Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

اور کسی کو گھوڑا۔ قدیم تہذیب کا مطالعہ بھی دلچسپ ہے لیکن قوموں کے عروج وزوال کی تاریخ میں ایک ہی چیز بطور اصل کے کام کرتی ہے کہ جب کسی قوم نے خدا کی آواز کو سنا اور اس کی تابعداری کی وہ بڑھی اور جب اسے چھوڑ دیا تو فنا ہو گئی۔ آپ اپنی قوم کی آئندہ زندگی اور موت کے سوال کو مطالعہ کریں۔ پرانے مُردوں کی قبروں کو کھودنے سے کیا ہو گا۔

نو وارد: آپ کے خیالات بہت گہرے ہیں۔

مَیں: مَیں تو نیچے نہیں بلکہ اوپر بولتا ہوں۔

نو وارد: یہی تو خیالات کا عُمق ہے۔ آپ کی ہر بات کسی اور طرف لے جاتی ہے۔ اگرچہ بہت وقت میں آپ کا لے چکا اور بھی آپ سے درخواست کرتا مگر مَیں اب اجازت چاہتا ہوں۔ مَیں اگر موقعہ ملا تو پھر آپ سے ملوں گا۔

مَیں: یہ میرا پتہ ہے (یہ کہہ کر مَیں نے اپنا پتہ ایک کاغذ پر نوٹ کر کے دے دیا)۔ مَیں آپ کا پتہ نہیں پوچھتا آپ کو ضرورت ہو گی تو خود مجھے تلاش کر لیں گے۔

نو وارد: (ہنس کر) مَیں ضرور آپ سے ملوں گا۔ مجھے آپ پھر شکریہ ادا کرنے دیجئے۔

یہ کہہ کر ہم وہاں سے اٹھے اور باہر نکل کر خداحافظ کہہ کر رخصت ہوئے۔

یہ واقعہ اور اس قسم کے سینکڑوں اور مواقع پر مَیں نے معلوم کیا ہے کہ لوگوں کے اندر اسلام کی ایک روح موجود ہے۔ مَیں اگلے خط میں انشاء اللہ بتاؤں گا کہ یورپ کس حد تک مسلمان ہے؟ اور اس کے لئے ہم کو صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ اسے واقف کریں۔

جس قوم اور ملک میں عملی رنگ میں اسلام کی روح ایک حد تک موجود ہے اس کے مسلمان ہو جانے میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا لیکن سب سے بڑی آفت یہ ہے کہ ایک طرف ہمارے ذرائع تبلیغ محدود ہیں۔ دوسرے اس وقت اسلامی ممالک کی جو حالت ہے وہ اسلام کو کھلونا بنا رہی ہے۔ اور اسلام کی تبلیغ کے راستہ میں ایک بڑی روک ہو رہی ہے۔

مثلاً ٹرکی میں عورتوں کی آزادی کا مسئلہ ہے۔ یورپ کے مسلمان ہونے کی راہ میں عورت کی آزادی کے سوال کا بڑا دخل ہے۔ موجودہ حالت افراط کی طرف جا چکی ہے اور ابھی بس نہیں۔ ان میں اسلامی حدود پردہ کو قائم کرنے یا اس کی تعلیم کی خوبیوں کو پیش کرنے کے لئے ہم پہلے ہی دقتیں محسوس کرتے ہیں لیکن ٹرکی نے یا تو اسلامی پردہ کی وہ بھیانک صورت پیش کی جو سراسر اسلام کے خلاف تھی اور جس پر یورپ کے مصنفین کو "حرم" کی زندگی کو خوفناک پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ اور یا اب اس سے نکل کر یہ تنزل اختیار کیا کہ بالکل یورپ کی غلامی اختیار کر لی اور اسلامی پردہ کی شکست کا اعتراف عملاً کر دیا۔ اسی طرح پر مَیں آئے دن سنتا ہوں کہ مختلف اسلامی ممالک سے مشنری واپس آئے ہیں اور وہاں کی مسلمان سوسائٹی کی عملی غفلت اور مذہب سے عملی بیزاری کا اظہار کر کے اسلام کے خلاف نفرت کا جذبہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ ان حالات میں یہاں کے مبلغین کی حالت بہت کچھ دعاؤں کی مستحق ہے اور جو کام وہ کر رہے ہیں وہ نہایت عزت اور قدر کے قابل ہیں۔

مَیں نے اپنی آواز کے بلند کرنے میں کبھی مضائقہ نہیں کیا۔ یہ بہت ممکن ہے کہ مَیں ایک رائے کے قائم کرنے میں غلطی پر ہوں لیکن مَیں ہزاروں میل کے فاصلہ پر جبکہ موت کے سب سے زیادہ قریب ہوں یقین دلاتا ہوں کہ اخلاص سے کہتا ہوں سلسلہ کے لئے ایک درد اور آفاق میں اس کے پھیل جانے کی امید اور تڑپ میرے دل میں ہے۔

یہاں جس چیز کی ضرورت ہے وہ نرے دردمند آدمیوں ہی کی ضرورت نہیں بلکہ ان کو ان سامانوں سے مسلح کرنے کی ضرورت ہے جو نشر و اشاعت اسلام کے لئے بکار ہیں اگر سامان ان کے ہاتھ میں نہ ہوں تو آپ خوب سمجھ لیں کہ ان کے اوقات اور اپنے اس تھوڑے روپیہ کا جو خرچ کیا جاتا ہے خون کرنا ہے۔ لوگوں کو لٹریچر کی ضرورت ہے وہ ان کے پاس نہیں۔ ایسا لٹریچر جو طالبانِ حق کو ابتدائی منازل پر دیا جاوے۔ مجھ کو یہ شکایت آج سے نہیں تیس برس سے ہے (لیکن اس وقت معذوری تھی کہ جماعت کی تعداد چند سو نفوس کے اندر تھی آج ہزاروں تعلیم یافتہ لوگ داخل جماعت ہیں) کہ لوگ لکھتے نہیں۔ ....

ضرورت ہے کہ احباب جو سلطان القلم کے خادم اور غلام ہیں قلم ہاتھ میں لیں اور اہل یورپ کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر ان کے مذاق کے موافق مضامین لکھیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ گو ہم کو سیاسیات میں پڑنے کی چنداں ضرورت نہیں لیکن میرا یہ یقین ہے کہ صحیح سیاست کے معلّم بھی خدا کے فضل سے ہم ہی ہونگے اس لئے **ایک جماعت نوجوانوں کی موجودہ مشرقی اور مغربی سیاست کا مطالعہ کرے اور سیاسی مضامین پر مستقل اور زبردست آرٹیکل لکھے جو اسلام کی مذہبی روشنی میں لکھے جاویں اور یورپ کے مدبرین کو اپنی طرف متوجہ کر سکیں۔** یہ خیال مت کرو کہ ہم کیا لکھیں گے اور اس کی کیا قدر ہو گی۔ حق یہ ہے ہم ہی صحیح سیاست اور صحیح تہذیب کے حامل ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو کچھ اور صراحت کروں گا وباللہ التوفیق"۔

(ریویو آف ریلیجنز اکتوبر ۱۹۲۶ء)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ: سو سال پہلے .... از صفحہ نمبر ۹

خیال کر کے کہ یہ وقت بہت مقبول ہے آپ کے لئے بہت دیر تک دعا کی کہ اے خدائے قادر جس طرح تو نے اس عاجز چڑیا کو چار خونی دشمنوں سے چھوڑایا ہے اسی طرح اپنے عاجز بندہ عبدالرحمٰن کی جان بھی چھوڑا۔ آمین"۔

......☆......☆......

چیزوں میں برکت

۱۰ر ستمبر ۱۹۰۲ء کو حضور علیہ السلام نے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کو جو خط لکھا اس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ:

"...... چند روز ہوئے کہ مدراس سے ایک شیشی خورد مشک کی آئی وہ پرچہ جس پر فریسندہ کا نام تھا ڈاکخانہ سے گم ہو گیا اور وہ زبانی شکی طور پر کہتے ہیں کہ شاید یہ مدراس سے آئی اس سے پہلے ایک عجیب واقعہ گزرا کہ ایک شخص نے مجھ کو پوچھا کہ جو انبیاء علیہ السلام بعض کھانے کی چیزوں کو برکت دیا کرتے تھے اور کھانا ختم نہیں ہوتا تھا وہ برکت کیا چیز تھی۔ مَیں نے جواب دیا کہ جس چیز پر ایک مقبول آدمی دعا کرے اس کا سلسلہ لمبا کیا جاتا ہے۔ جلدی ختم نہیں ہوتا خواہ کسی طرح لمبا کیا جائے۔ اتفاقاً اس وقت میرے پاس ایک شیشی مشک کی تھی جو اس میں بہت تھوڑی سی مشک تھی۔ مَیں نے کہا کہ دیکھو ہم اس کو برکت دیتے ہیں تا یہ مشک آج یا کل ختم نہ ہو جائے۔ تب مَیں نے یہ معاملہ دیکھا ان کے ایمان میں ترقی کا موجب ہوا.........."۔

......☆......☆......

مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف کا ہونا ضروری ہے

حضرت اقدسؑ نے چوہدری اللہ داد خان صاحبؓ کو ۲۰ر جنوری ۱۹۰۲ء کو ایک خط تحریر فرمایا جب کہ چوہدری صاحب شاہ پور میں تھے۔ انہوں نے اپنے بعض ابتلاؤں کا ذکر کر کے ایک عریضہ حضرت کے حضور لکھا تھا اس کا جواب حضرت نے حسب ذیل فرمایا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے۔ اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھانا چاہئے۔ وہ خدا تو قادر ہے کہ ایک دم مشکلات آمدہ کو حل کر دے مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کسی بنا پر کسی حد تک اس کا ابتلاء چاہتے ہیں ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنی ہی زبان میں ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام میں، رکوع میں، سجود میں، التحیات میں، ہر ایک وضع میں دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اس کو کسی قدر ابتلا کا مزہ چکھاتا ہے تا اس کی آنکھ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے۔ سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہنچیں۔ اور در حقیقت کوئی دُکھ دُکھ نہیں، صرف ایمان کا قصور دُکھ ہے۔ صدق دلی سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان میں خدا سے معافی چاہو۔ وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کوئی اس دروازے کے راہ سے نہیں آتا جس کو یہ سب کچھ دیکھنا نہیں پڑتا بلکہ اس سے زیادہ خدا طاقت بخشے۔ چند روز دنیا ہے۔ مخلوق طاعون سے مر رہی ہے۔ ہمت میں اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کر کے مخلصی چاہیں بلکہ اس میں خوبی ہے کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھانا چاہئے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ از قادیان

۲۰ر جنوری ۱۹۰۲ء

......☆......☆......

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت اور رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ (براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں):-

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اخبار "الفضل انٹرنیشنل" کا انٹرنیٹ ایڈیشن جماعت کی مرکزی ویب سائٹ "alislam.org" پر مہیا ہے۔ "الفضل ڈائجسٹ" (سالِ اوّل) کی ویب سائٹ کا پتہ ہے: http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی

یکم جنوری ۱۸۷۹ء کو سیالکوٹ کی تحصیل شکرگڑھ کے قصبہ کنجروڑ میں مہتہ گوراند تامل اور محترمہ پاربتی دیوی کے ہاں ایک بچہ نے جنم لیا جس کا نام ہریش چندر رکھا گیا۔ شدید ہندوآنہ ماحول میں پرورش ہوئی۔ ۱۸۹۴ء میں جب یہ بچہ چونیاں میں زیر تعلیم تھا تو سورج اور چاند کا گرہن دیکھ کر سکول کے مسلمان ہیڈماسٹر نے کہا کہ اب امام آخرالزمان کی تلاش کرنی چاہئے۔ آہستہ آہستہ یہ بچہ ہندو خیالات سے متنفر ہوتے ہوئے پروان چڑھنے لگا۔ جب ذرا بڑا ہوا اور حصول معاش کے لئے سیالکوٹ پہنچا تو ایک کتاب "نشان آسمانی" نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی اور حضرت مسیح موعودؑ سے متعارف ہوئے۔ پھر حضورؑ کی ایک اور کتاب "انوارالاسلام" پڑھی تو ستمبر ۱۸۹۵ء میں قادیان پہنچے۔ پہلے حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ جب شام کو آپ حضورؑ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو حضورؑ نے فرمایا کہ یہ لڑکا تو ابھی بچہ معلوم ہوتا ہے اور نابالغ نظر آتا ہے، ایسا نہ ہو کہ ہندو کوئی فتنہ کھڑا کردیں۔ اس پر نوجوان نے اپنے گزرے ایام کی داستان سنائی اور انشراح کا ذکر کیا تو حضورؑ نے کلمہ پڑھاکر انہیں اسلام قبول کروایا اور عبدالرحمٰن نام رکھا، نیز قیام و طعام کے علاوہ تعلیم و تربیت کا بھی انتظام فرمادیا۔ اپنے ساتھیوں میں آپ "بھائی جی" کے نام سے مشہور ہوگئے اور پھر بھائی کا لفظ آپ کے نام کا حصہ بن گیا۔

جب حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب کو قادیان میں کچھ عرصہ ہوگیا تو آپؓ کے والد آپ کو تلاش کرتے کرتے قادیان پہنچ گئے اور بڑی لجاجت سے آپؓ کے سامنے والدہ اور بھائی بہنوں کی پریشانی کا ذکر کیا اور کہا کہ اُن کے ساتھ چلے چلو تو وہ دو ہفتے بعد خود چھوڑ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے پہلے تو والد کے ساتھ بھیجنے سے انکار کردیا لیکن پھر اجازت دیدی۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ نے تجویز دی کہ بھائی عبدالرحیم صاحبؓ کو ساتھ بھیج دیا جائے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے ایک جلال اور شوکت کے ساتھ فرمایا کہ "نہیں مولوی صاحب! ہمیں نام کے مسلمانوں کی ضرورت نہیں، ہمارا ہے تو آجائے گا، ورنہ کوڑا کرکٹ جمع کرنے سے کیا حاصل؟"۔ چنانچہ آپؓ اپنے والد کے ہمراہ چلے گئے۔

راستہ میں تو والد صاحب کا رویہ آپؓ کے ساتھ نرم ہی رہا لیکن اپنے علاقہ میں پہنچتے ہی فضا یکسر بدل گئی۔ عزیزواقارب زبانی طعن و تشنیع تک محدود نہ رہے بلکہ چھڑیوں اور لاٹھیوں کے استعمال تک بات جا پہنچی۔ کئی بار چھریوں اور کلہاڑیوں سے زخمی بھی کئے گئے۔ کئی رشتہ دار اکٹھے چھاتی پر بیٹھ جاتے۔ یہ صورتحال کئی ماہ تک جاری رہی۔ آخر لمبا عرصہ گزرنے کے ساتھ ساتھ والد نے آپؓ کو بھی اپنے ساتھ کام پر لگالیا۔ پھر والد کا تبالہ لدھر نزد بہلول پور ہوگیا لیکن آپ پر سختی میں کوئی کمی نہ آئی۔ ایک روز کسی ضرورت کے تحت آپ کو ایک خادم کے ہمراہ بھیجا گیا۔ آپؓ کو سانگلہ ہل سے ٹرین میں سوار ہونا تھا۔ آپؓ نے راستہ میں خادم کو واپس کردیا اور خود ٹکٹ لے کر عازم سیالکوٹ ہوئے اور وہاں سے قادیان پہنچے اور نوماہ کی طویل جدائی کے بعد امان پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کو دیکھ کر فرمایا: "آپ آگئے، بہت اچھا ہوا۔ آپ کے والد صاحب نے وعدہ کا پاس نہ کیا اور آپ کو روک کر تکلیف میں ڈالا۔ ہمیں بہت فکر تھی مگر شکر ہے کہ آپ کو اللہ نے ثابت قدم رکھا اور کامیاب فرمایا۔ مومن قول کا پکا اور وفادار ہوتا ہے"۔

اس کے بعد آپؓ کو اغوا کرنے کی چار پانچ بار کوشش کی گئی لیکن خداتعالیٰ نے آپؓ کو ثابت قدم رکھا۔ پھر آپؓ نے اپنی والدہ کے نام ایک تفصیلی خط میں لکھا کہ اگر بالفرض آپؓ کو پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے بھی کردیا جائے تو بھی آپؓ کے جسم کے ہر ایک ٹکڑے سے صدائے حق ہی بلند ہوگی۔ یہ خط نتیجہ خیز ثابت ہوا اور پھر آپؓ کے خاندان نے بھی ان حالات سے سمجھوتہ کرلیا۔

۱۹۰۰ء میں آپؓ تپ دق کے مرض میں مبتلا ہوگئے۔ ہر علاج بے اثر معلوم ہونے لگا۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے خاص دعا شروع کی اور دوا بھی بتلائی تو مُردہ جسم میں زندگی کے آثار پیدا ہونے لگے۔ اسی دوران علالت کی خبریں سن کر والدہ قادیان آگئیں۔ وہ حضورؑ اور دیگر احباب و خواتین کے حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئیں اور آخر حضورؑ کی اجازت سے اپنے بیٹے کو اپنے ہمراہ لے گئیں، کسی کے اعتراض کی پرواہ کئے بغیر اپنے پاس رکھا اور نمازیں پڑھنے کی کھلی اجازت دیدی۔ ڈیڑھ ماہ بعد آپؓ والدہ سے اجازت لے کر قادیان آگئے۔

آپؓ کی پہلی شادی ہندوآنہ رسوم کے مطابق ہوئی تھی۔ اس بیوی سے ایک بچی ہوئی جو زندہ نہ رہی۔ قادیان آپؓ کی دوسری شادی حضرت زینب بی بی صاحبہ بنت حضرت شیخ محمد علی صاحبؓ آف ڈنگہ ضلع گجرات کے ساتھ ۱۹۰۲ء میں ہوئی۔

حضرت بھائی جی ۱۸۹۵ء سے قادیان میں مقیم تھے۔ کبھی ملازمت اور کبھی دوکان ذریعہ معاش کیا۔ اخبار "الحکم" میں بھی کام کیا۔ ۱۹۲۹ء میں تحریک شدھی کے سلسلہ میں ملکانہ گئے اور ساری پونجی وہاں قربان کردی۔ بعد میں خداتعالیٰ نے ہر لحاظ سے آپؓ کو بہت نوازا اور ایک مثالی لمبی زندگی عطا فرمائی۔

۱۹۶۰ء میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے پاکستان آئے۔ جلسہ سالانہ کے بعد لاہور سے کراچی جاتے ہوئے ۶/جنوری ۱۹۶۱ء کو راستہ میں انتقال فرمایا۔ نماز جنازہ ربوہ اور لاہور میں ادا کرنے کے بعد قادیان بھجوادیا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ۳۱۳ خاص صحابہؓ میں آپؓ کا نمبر ۱۰۱ تھا اور وصیت نمبر ۱۴۹ تھا۔ آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کی ابتدائی تحریک وقف پر لبیک کہنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ حضورؑ کے دور میں پہرہ دینے، بٹالہ سے ڈاک لانے اور لے جانے، نیز لنگر کے لئے آٹا وغیرہ مہیا کرنے کی ذمہ داری بھی آپؓ کے سپرد رہی۔ جلسہ اعظم مذاہب سے قبل آپؓ ہی اشتہارات لے کر قادیان سے لاہور گئے۔ حضورؑ نے وصال سے قبل آپؓ کو یاد فرمایا۔ آخری زیارت کروانے کی ذمہ داری بھی آپؓ نے سرانجام دی۔ مختلف بابرکت مجالس کی رپورٹس لکھیں اور بے شمار علمی نوٹس تحریر فرمائے۔ ہر مالی خدمت میں نمایاں حصہ لیا۔ حضرت اقدسؑ کے عاشق صادق تھے۔

۱۹۲۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی ہمرکابی میں سفر انگلستان کی سعادت ملی۔ صدرانجمن احمدیہ قادیان کے ممبر بھی رہے اور کئی دفعہ امیر مقامی اور قائم مقام ناظر اعلیٰ بنے۔ خلافت سے وابستگی کی ہمیشہ تلقین فرماتے اور حضورؓ کی اجازت کے بغیر قادیان سے کبھی باہر نہ جاتے۔ ہر وقت مستعد اور بشاش رہتے۔ محبت سے مہمان نوازی کرتے۔ دارالمسیح کی تفصیلی معلومات رکھتے تھے۔ ہر خدمت انتہائی ذمہ داری سے نبھاتے۔ خطرات کے وقت مستعد ہوکر پہرہ دیتے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی کے بارہ میں مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب کا یہ مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹/نومبر ۲۰۰۱ء کی زینت ہے۔

……❁……❁……❁……

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۴/نومبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم چودھری محمد علی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اشکوں نے دل کی دیوار گرادی ہے
گھومنے پھرنے کی اِمشب آزادی ہے
جس کی خاطر رو رو جی ہلکان کیا
عہد نے وہ آواز ہمیں لوٹا دی ہے
آنکھ سمندر، سینہ اِک پیاسا صحرا
ان دونوں کا روگ بہت بنیادی ہے

……❁……❁……❁……

محترم مولوی محمد دین شاہد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۱/نومبر ۲۰۰۱ء میں مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب اپنے مضمون میں محترم مولوی محمد دین صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ نے ۱۹۴۰ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ آپ ڈیرہ غازی خان کی بستی رندان سے تعلق رکھتے تھے۔ طبیعت میں سادگی اور ملنساری نمایاں تھی اور ایک محنتی طالبعلم تھے۔ ۱۹۴۷ء میں مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت پاس کرکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ قیام پاکستان کے بعد جامعہ کے طلباء لاہور، چنیوٹ اور احمدنگر سے ہوتے ہوئے ربوہ منتقل ہوئے۔ یہاں سے آپ نے ۱۹۴۹ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور پھر خدمت سلسلہ کے لئے خود کو پیش کردیا اور جامعہ احمدیہ کی مربی کلاس میں داخل کردیئے گئے۔ ۱۹۵۲ء میں شاہد کا امتحان پاس کرنے کے بعد نظارت اصلاح وارشاد کے تحت ملک کے مختلف اضلاع میں نہایت اخلاص اور محنت سے خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ گجرات، فیصل آباد، بہاولپور، رحیم یار خان، میرپورخاص اور کشمیر میں آپ متعین رہے۔ دعاگو، عبادت گزار اور صاحب رؤیا مربی تھے۔ خدمت خلق سے سرشار طبیعت پائی تھی۔ ذاتی مطالعہ کے ذریعہ ہومیوپیتھک علاج میں دسترس حاصل کرلی تھی اور سندھ میں قیام کے دوران وہاں غرباء کا مفت علاج کرنے کے باعث بہت مقبول تھے۔ ۳۱/اگست ۱۹۹۶ء کو ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی خدمات وقف جدید کے سپرد کردی گئیں اور آپ معلمین کو پڑھانے لگے اور بوقت ضرورت وقف جدید کی ہومیوپیتھک ڈسپنسری میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ گھر پر اپنی ڈسپنسری بھی قائم کرلی تھی۔ ۹/مئی ۲۰۰۰ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد آپ کی وفات ہوگئی۔

……❁……❁……❁……

مکرم منظور احمد عامر صاحب (واقف زندگی، معلّم وقف جدید) اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ۱۲/جولائی کو اچانک وفات پاگئے۔ اُن کی یاد میں کہی گئی مکرمہ شگفتہ عزیز شاہ صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے جس میں مرحوم کی والدہ کے جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے:

میری سانس میں ہے بسا ہوا میرے خون میں ہے رواں دواں
وہ یہیں کہیں مرے پاس ہے، نہیں دل سے میرے جدا ہوا
میرا گلستاں تھا ہرا بھرا، کھلے پھول، کلیاں، مہک تھی کیا
جو تیری نگاہ نے چن لیا، وہی پھول مجھ کو عزیز تھا
وہ تری عطا تھی، ترا ہوا، یہ نذر یہ وقف قبول کر
میرے حاکما! تیرا حکم ہے، بھلا میری تاب و مجال کیا
کبھی عسر ہے کبھی یسر ہے، کبھی غم اور کبھی خوشی
یہ حقیقتیں بھی عجیب ہیں، تیرے بھید کوئی نہ پاسکا

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

16/08/2002 – 22/08/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 16th August 2002
16 Zahoor 1381
7 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran No. 29
With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
Presentation MTA, Pakistan Studios
01.30 Majlis Irfaan: Rec.16.03.2001
With Hadhrat Khalifatul Masih IV and Urdu Speaking Friends
02.30 MTA Sports: 'All Pakistan Sports Rally' Kabadee Tournament.
Rabwah vs Faislabad.
03:25 Around The Globe:
'The Collision of the Andrea Doria'
Presentation of MTA, USA Studios.
04.25 Seerat-un-Nabi (SAW):
Host: Saud A. Khan Sb.
Guest: N. A. Anjum & Syed M. A. Ayaz
05.05 Homoeopathy Class: No.89
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilaawat, MTA International News
06.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.222
Rec.07.11.1996
07.45 Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw). Prog. No.10
Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.35 Majlis Irfaan: ®
Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.35 Taa'ruf:
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Seerat-un-Nabi (saw): ®
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: With Huzoor
15.05 Friday Sermon: Rec.16.08.02 ®
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.05 Yassarnal Quran: No 29 ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No.222 ®
Rec.07.11.1996
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40 Majlis-e-Irfaan: Rec. 16.03.2001®
21.45 Friday Sermon: 16.08.2002®
22.45 Dars-e-Hadith.
22.55 Homeopathy Class No.89 ®

Saturday 17th August 2002
17 Zahoor 1381
08 Jumadi-al-Sani 1423

00.05 Tilawat, News, Dars-e-Hadith
01.00 Yassarnal Quran No.27
01.25 Q/A Session: With English Speaking Friends
02.35 Kehkashaan: Discussion on 'Hasti-e-Baritalah'
Host: Meer Anjum Parvez Sb.
03.05 Urdu Class: With Huzur
04.25 Le Francais C'est Facile:
04.55 German Mulaaqaat: With Huzoor
06.05 Tilawat, News,
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.223
Rec 12.11.96
07.30 French Service: Class des Enfants
08.25 Dars-ul-Qur'an: Session No.2 Rec.12.01.97
10.10 Indonesian Service.
11.15 Kehkashaan: ®
11.35 Safar Hum Ney Kiya: a visit to 'Garam Chasma' in Pakistan
12.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.50 Urdu Class: ®
14.10 Bengali Shomprochar: Various Items
15.10 Children's Class: With Hazoor Rec 17.08.02
16.15 French Service: ®
17.05 German Service: Various Items in German
18.10 Liqaa Ma'al Arab: No. 223 ®
19.10 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.10 Yassaranl Qur'an: ®
20.35 Q/A Session: With English Speaking Guests
21.35 Children's Class: With Hazoor ®
22.35 German Mulaaqaat: ®

Sunday 18th August 2002
18 Zahoor 1381
09 Jumadi-al-Sani 1423

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
01.00 Children's Class: With Hazoor
Rec.07.04.01 – Part 2
01.30 Q/A Session: With Urdu Speaking Friends
02.35 Discussion Programme in Urdu: 'Reading The Qura'an with its correct pronunciation '
03.20 Friday Sermon: Rec.16.08.02 ®
04.20 Urdu Asbaaq: Learning how to read and write Urdu with Chaudhary Hadi Ali. No 26.
05.00 Lajna Mulaaqaat: With Huzoor
06.05 Tilawat, MTA International News
06.40 Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor
07.45 Spanish Service: F/S delivered by Huzoor With Spanish Translation Rec:23.10.98
08.55 Moshaa'irah: An evening with various poets
09.45 Tehrik-e-Ahamdiyyat: A quiz pro. No.25
10.15 Indonesian Service.
11.15 Discussion Programme: ®
11.45 Seerat-un-Nabi(saw):
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis-e-Irfaan :
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.05 Lajna Mulaaqaat: ®
16.05 Friday Sermon: Rec 16.09.02 ®
17.05 German Service: Various Items
18.10 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.15 Arabic Service: Various Items
20.15 Children's Class: Rec.07.04.2001
20.45 Question and Answer: ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.55 Moshaa'irah: ®
22.55 Mulaaqaat: ®

Monday 19th August 2002
19 Zahoor 1381
10 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Kudak No.36
Presentation MTA Pakistan
01.15 Hikaayante Shireen: Children's programme in Urdu language.
01.30 Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests.
02.30 Ruhani Khazaine: Quiz Programme
03.15 Urdu Class:
04.30 Learning Chinese: Learn Chinese with Muhammad Usman Chou.
05.00 French Mulaqaat:
06.05 Tilawat, MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.227
Rec: 20.11.1996
07.30 Spotlight: A documentary about Rabwah
08.00 Taa'ruf:
08.45 Q/A session. ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.50 Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz about the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.25 Indonesian service.
11.35 Safar Hum Nay Kiya:
12.05 Tilaawat, Darse Malfoozat, News
12.50 Urdu Class: ®
14.05 Bangla Shomprochar
15.10 Recontre Avec les Francophones:
16.10 French Service
17.10 German Service
18.10 Liqaa Ma'al Arab: Session 227 ®
19.10 Arabic Service.
20.10 Kudak: ®
20.30 Question and Answer Session: ®
21.30 Spotlight: A documentary about a visit To Rabwah
22.10 French Mulaaqaat: ®
23.20 Safar Hum Nay Kiya: ®

Tuesday 20th August 2002
20 Zahoor 1381
11 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
00.55 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
01.30 Ilmi Khatabaat: Topic 'The interest of western people in Islam' delivered at the occasion of the Jalsa Salana, Rabwah, Pakistan in 1956.
By Ch. Muhammad Zafrullah Khan Sb.
02.45 Medical Matters: 'Children's Health' Part 4
Hosted by Dr. Muzaffar Sharma
03.15 Around the Globe: A documentary in English about 'The faces of Italy '.
Courtesy of MTA USA
04.00 Lajna Magazine: Programme No.22
05.10 Bengali Mulaaqaat:
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.228
Rec. 21.11.96
07.40 MTA Sports: All Pakistan Sports Ralley
Kabaddi match Tahir gp Vs Mahmood gp.
Organised by Majlis Ansarullah, Pakistan
08.20 Spotlight: Urdu Speech by Jameel-ur-Rahman Rafique sb.
Topic 'Bait-e-oola'
08.45 Dars-ul-Qur'an: Rec.14.01.97
Lesson No.5
10.20 Indonesian Service.
11.20 Medical Matters: Children's Health ®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News
13.00 Q/A Session: With English Speaking Friends,
14.00 Bangla Shomprochar.
15.00 German Mulaaqaat: With Huzoor.
16.00 French Service: Lesson No.19
17.00 German Service:
18.05 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.05 Arabic Service.
20.05 Children's Corner: ®
20.45 Ilmi Khataabaat: Jalsa Salana Rabwah, Pakistan in 1956. ®
22.00 Around The Globe: Faces of Italy ®
23.00 From The Archives: Friday Sermon

Wednesday 21st August 2002
21 Zahoor 1381
12 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00 Children's Corner: Guldastah No.46
01.40 Reply to Allegations: With Hazoor
02.30 Hamaari Kaa'enaat: Prog. No.22
Topic ' Telescopes and Rockets'
03.00 Urdu Class: With Huzoor
04.30 Safar Hum Nay Kiya: A visit to 'Gibraal Atroot'
05.00 Children's Mulaaqaat: With Huzur
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.231
07.30 Swahili Service: F/S with Swahili Translation
09.15 Reply to Allegations: With Huzoor ®
10.05 Spotlight: speech by Rizwan Ahmad Sb.
Topic 'Seerat Hadhrat Khalifatul Masih I(ra)'
10.15 Indonesian Service.
11.15 Safar Hum Nay Kiya: Antiques of Sindh
12.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
12.45 Urdu Class: ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bangla Shomprochar
15.05 Children's Mulaaqaat: ®
16.05 French Mulaaqaat: With Huzur
17.00 German Service.
18.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.231 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.05 Arabic Service: Various Items In Arabic
20.05 Guldastah: Programme No.46
20.40 Reply to Allegations: ®
21.35 Hamaari Kaa'enaat: Programme No.22 ®
22.05 Mulaaqaat: Question and Answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV and children.
23.00 Seerat-un-Nabi (saw): ®

Thursday 22nd August 2002
22 Zahoor 1381
13 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
00.55 Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.30 Q/A Session: With participants of the IT forum. Organised by Khuddam-ul-Ahmadiyya
02.45 Al Maa'idah: Cookery programme teaching you how to prepare a " Vegetable pickle"
03.15 Canadian Horizon: Children's Class No.34
Presentation MTA Studios, Canada.
04.25 Computers for Everyone:
Topic: 'Microsoft Windows',
Host Mirza Ghulam Qadir Sb.
05.00 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor
Class No.267 – Rec.09.09.98
06.00 Tilawat, MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.232
Rec.10.12.96
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.35 Sindhi Service: F/S 25.07.97 in Sindhi language.
08.35 Question & Answer Session: ®
09.45 Spotlight: ®
10.15 Indonesian Service.
11.15 MTA Travel: A visit to' Florida'
11.25 Computers for Everyone ®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
12.50 Q/A Session : ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bangla Shomprochar: Friday Sermon Rec.15.11.96
15.00 Tarjamatul Qur'an Class no. 267 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.00 French Service.
17.00 German Service.
18.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.232 ®
Rec: 10.12.96
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.05 Arabic Service.
20.05 Children's Waqfeen-e-Nau Prog: ®
20.40 Question & Answer ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.50 Al Maa'idah ®
22.10 Urdu Speech: Lecture on Tarbiyyat-e- Aulad By Imam Atual Mujeeb Rashed Sb
Part 7
22.40 Tarjumatul Quran Class: No.267 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.40 MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, August 16, 2002 | Issue No. 33

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر
برطانیہ، تنزانیہ، گیانا کے وزرائے اعظم کے پیغامات

پیغام عزت مآب وزیر اعظم برطانیہ

برطانیہ کے وزیر اعظم عزت مآب جناب ٹونی بلیئر نے اپنا پیغام حلقہ پٹنی کے ممبر آف پارلیمنٹ مسٹر ٹونی کولمین کے ذریعہ بھجوایا تا وہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خود اسے پڑھ کر سنائیں۔ عزت مآب ٹونی بلیئر نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ:

میں نیشنل صدر صاحب اور افراد جماعت احمدیہ یوکے کو ان کے چھتیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس امر کا اظہار کرتے ہوئے دلی مسرت محسوس ہوتی ہے کہ میں برطانیہ میں آپ کی جماعت کی خدمات کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ بالخصوص آپ کی مذہبی رواداری، ملکی اتحاد کے لئے مساعی، رفاہی خدمات اور خاندانی نظام کے استحکام جیسے کام تو بے حد قابل تحسین و ستائش ہیں۔ آپ کی جماعت اور اسی طرح بعض دوسری جماعتوں (کمیونٹیز) کی خدمات جو ہماری روزمرہ کی ضروریات سے متعلق ہیں نہایت قابل قدر ہیں۔ مجھے امید ہے مستقبل میں ان خدمات کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔

نیک تمناؤں کے ساتھ ۔ٹونی بلیئر (وزیر اعظم برطانیہ)

☆☆☆☆.........☆☆☆☆

وزیر اعظم تنزانیہ کا پیغام

The Kahalifatul Masih IV, The Supreme Head of Worldwide, Ahmadiyya Muslim Jamaat
Asalaam Alaikum Warahmatullah Wabarakatuh,.

I am delighted to be informed by the Amir and Missionary In-charge in Tanzania Maulana Muzaffar Ahmad Durrani that Ahmadiyya Muslim Jamaat will be holding its annual International Gathering popularly known as Jalsa Salana, in Islamabad U.K. on the 26th -28th July, 2002.

May I on my own behelf and on behalf of the Government of the United Republic of Tanzania wish you and your Community a very successful gathering.

It is my hope that the gathering will give yet another opportunity for the Ahmadiyya Musslim Jamaat to rededicate itself to the service of mankind and to teach the members to maintain peace and love in the world.

We in Tanzania have recognized for the last 67 years since the registration of Ahmadiyya Muslim Jamaat in the country, the various contributions, which the Jamaat has made in the sectors of Education and Health. Above all, your Community has the undisputed reputation of being development oriented and cooperative with the Government. Ahmadiyya Muslim Jamaat is also a peaceful religious community.

The Government of Tanzania appreciates all services rendered by Ahmadiyya Muslim Jamaat in the country. We hope your organization will expand these services in the years ahead for the benefit of our people regardless of creed, religion or colour.

May I wish you again a very successful Annual Gathering. May Allah bless all of you, Amin

Frederick T. Sumaye(MP)
Prime Minister Tanzania

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔
امام جماعت احمدیہ عالمگیر
۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے مظفر احمد صاحب درانی مبلغ انچارج تنزانیہ سے یہ معلوم کرکے دلی خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی سالانہ کانفرنس (جو جلسہ سالانہ کے مقبول نام سے مشہور ہے) اسلام آباد یوکے میں ۲۶ سے ۲۸؍جولائی ۲۰۰۲ء منعقد کررہی ہے۔ میں اپنی اور حکومت تنزانیہ کی طرف سے اس کی تاریخ ساز کامیابی کے لئے متمنی ہوں۔ مجھے اُمید واثق ہے کہ اس کانفرنس کے ذریعہ آپ کو پھر ایک بار ایک بھرپور موقع میسر آئے گا کہ آپ اپنے متبعین کو انسانیت کی خدمت نیز عالمی امن اور باہمی محبت کے قیام کے لئے تعلیم دے سکیں گے۔

تنزانیہ میں ۶۷ سال قبل جب سے کہ ہمارے ملک میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا ہے آپ کی جماعت کا ہمیشہ سے ہی یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ اس نے ہمیشہ حکومت کی طرف دستِ تعاون بڑھایا ہے اور بالخصوص تعلیم اور صحت کے میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اسی طرح میں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن مذہبی جماعت ہے۔ حکومت تنزانیہ ان تمام خدمات کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو جماعت احمدیہ ہمارے ملک میں سرانجام دے رہی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ حسبِ سابق ہمارے عوام کے لئے بلا تمیز رنگ و نسل اور عقیدہ کے امتیاز کے بغیر ان خدمات کا دائرہ آئندہ سالوں میں بڑھاتے چلے جائیں گے۔

میں ایک بار پھر جلسہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دلی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ خدائے برتر آپ کو بہت بہت برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

فیڈرک ٹی سومائے (پرائم منسٹر جمہوریہ تنزانیہ)

☆☆☆☆.........☆☆☆☆

جناب عزت مآب پرائم منسٹر آف گیانا کا پیغام

Your Holiness Hadhrat Mirza Tahir Ahmed Khlifatul Masih IV, Head of the World -wide Ahmadiyya Muslim community, Assalaamu-alaikum.(Peace be unto you).

I feel privileged to share with you spiritually , the blessings of this year's International Annual Convention being held at Islamabad, Tilford Surrey, U.K.from 26th to 28th July,2002.

I wish to congratulate you on behalf of the President and the people of the Republic of Guyana.

Guyana is a secular and a democratic country . My Government respects freedom of worship and therefore guarantees the rights of all religious organizations.

His Excellency, Mr Bharrat Jagdeo President of Guyeana, had said after the recent General Elections that his government considers the religious bodies as partners in building a peaceful and progressive nation.

It may interst you, your Holiness, to know that, to foster good relations with all religious bodies in Guyana, a Dinner was organized by the President after the month of Ramadhan last December for muslim groups in Guyana at which the Ahmadiyya Muslim Jama'at was effectively represented.I take this opportunity to request your Holiness to pray for peace, stability and progress of Guyana.

Finally, Ionce again wish to congratulate the International Ahmadiyya Community and wish you a successful and happy convention. May Allah be with you all.

Yours sincerely,
Samuel A. Hinds
Prime Minister Republic of Guyana.

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ تعالیٰ)۔ سربراہ عالمی جماعت احمدیہ اسلامیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں ممنونیت کے جذبہ کے ساتھ آپ کے عالمی جلسہ میں روحانی طور پر شرکت کرکے اس کی برکات حاصل کررہا ہوں جو اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہورہا ہے۔

میں جناب صدر مملکت اور گیانا کے سب عوام کی طرف سے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ گیانا ایک سیکولر جمہوری ملک ہے۔ میری حکومت آزادی مذہب کو احترام سے دیکھتی ہے اور تمام مذہبی جماعتوں کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے مطابق زندگی گذاریں۔

گیانا کے صدر عزت مآب بھارت جگدیو His Excellency Mr. Bharrat Jagdeo نے حالیہ الیکشن کے بعد یہ اعلان کیا تھا کہ ان کی حکومت تمام مذہبی جماعتوں کو ملک میں ایک پُرامن اور ترقی پسند کردار ادا کرنے کے لئے پارٹنر سمجھتی ہے۔

حضور! آپ کے لئے یہ خبر خوشکن ہوگی کہ گیانا میں تمام مذہبی جماعتوں کے ساتھ اچھے اور خوشگوار تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لئے گزشتہ دسمبر میں جناب صدر مملکت نے رمضان کے بعد ایک دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں جماعت احمدیہ گیانا کی مؤثر نمائندگی تھی۔

حضور! میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے امن، استحکام اور خوشحالی کے لئے دعا کریں۔ آخر میں ایک بار پھر عالمی جماعت احمدیہ کو مبارکباد کہنا چاہتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ آپ کا یہ جلسہ بے حد کامیاب ہو۔ خدا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

آپ کا تابعدار
سیموئیل اے ھنڈز (وزیر اعظم گیانا)

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔